ماہنامہ

انصار اللہ

سپورٹس ریلی کا افتتاح گذشتہ سال کے بہترین کھلاڑی مکرم شبیر احمد صاحب علاقہ سندھ نے کیا

رنگِ بہار (خلفاء احمدیت سے وابستہ حسین یادوں کے تذکرے پر مبنی ایک نشست)
امسال مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اس پروگرام کے مہمان خصوصی تھے

ایڈیٹر
نصیر احمد انجم

اپریل 2009ء
شہادت 1388ء

پیغام حضور انور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مجلس مشاورت پر پیغام کے لئے آپ کا خط ملا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ تمام ممبران کو اپنی حفاظت میں رکھے اور انہیں احسن رنگ میں اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی آراء اور مشورے پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آج کل کے مخصوص حالات کی وجہ سے جو پاکستان میں ہر جگہ نظر آرہے ہیں۔ کسی شہری کی بھی جان، مال اور عزت محفوظ نہیں ہے۔ لیکن احمدی تو خاص طور پر بالکل غیر محفوظ ہیں۔ عہدیداران کو خصوصاً اور احباب جماعت کو عموماً اس طرف توجہ دلائیں کہ اپنی حفاظت کے جو ظاہری اسباب ہیں وہ ضرور بروئے کار لائیں۔ اور اسی طرح جماعتی مراکز ...... اور عمارات کی بھی خاص طور پر حفاظت پر توجہ دی جائے۔

گو ہمارے دعوت الی اللہ کے کام تو کبھی بند نہیں ہوتے لیکن اس میں مزید حکمت اختیار کریں اور ہر علاقے میں حالات کے مطابق اس کام کو سر انجام دیں۔

عہدیداران احباب جماعت کے ساتھ پیار اور محبت کے سلوک پر پہلے سے زیادہ توجہ دیں۔ خلافت سے دوری اور محرومی کا جو احساس افراد جماعت میں ہے عہدیداران اس میں کمی کرنے میں اگر اپنا کردار ادا نہیں کریں گے تو خلافت کی طرف سے تفویض کردہ فرائض میں کوتاہی کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس فرض کو بھی احسن رنگ میں ادائیگی کی ہر عہدیدار کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہر احمدی کی اور خاص طور پر ہر عہدیدار کی کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لئے بہت دعائیں کریں۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔

مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن ...... کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں بھی آپ کو صف اول میں کھڑا کر دے۔

اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے خیر کی خبریں پہنچائے اور ہر فرد جماعت کو میرے لئے قرۃ العین بنائے۔ مجھے بھی آپ سب کے لئے پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی توفیق دے۔ آمین

تمام ممبران شوریٰ کو میرا محبت بھرا اسلام

والسلام۔ خاکسار

مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

احمدی انصار کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: نصیر احمد انجم

شہادت 1388 ھش اپریل 2009ء

جلد ----------------------- 50

شمارہ ----------------------- 4

فون نمبر 047-6212982 فیکس 047-6214631

ای میل: ansarullahpakistan@gmail.com

نائبین

- ریاض محمود باجوہ
- صفدر نذیر گولیکی
- محمود احمد اشرف

پبلشر: عبد المنان کوثر

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ

دار الصدر جنوبی چناب نگر (ربوہ)

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)

سالانہ .... ڈیڑھ سو روپے

قیمت فی پرچہ .... 15 روپے

اس شمارہ میں

اداریہ 2

القرآن 3

حدیث نبویؐ 4

عربی منظوم کلام 5

فارسی منظوم کلام 6

اردو منظوم کلام 7

کلام الامام 8

خطبہ حضور انور مورخہ 12 ستمبر 2008ء 9-11

حضرت مسیح موعودؑ کا دشمنوں سے حسن سلوک 12-19

مکرم طاہر محمود صاحب، کراچی

انعام خلافت (نظم) 20

مکرم عبد السلام اسلام صاحب، ربوہ

نوبل سلام 21-25

ترجمہ: مکرم شیخ مامون احمد صاحب، لاہور

رپورٹ سپورٹس ریلی 2009ء 26-31

چکنائی کا استعمال کم کیجئے 32-33

مکرم منیر احمد منیب صاحب، ربوہ

بزم انصار 34

رپورٹ عشرہ دعوت الی اللہ 35-37

اخبار مجالس 38-39

مقابلہ حسن کارکردگی 40

اداریہ

بے عیب تخلیق

کسی کام میں کوئی نقص تلاش کرنا بے حد آسان بات ہے۔اس میں بہتری پیدا کرنے کے لئے سرسری طور پر کوئی تجویز دینا بھی کوئی مشکل کام نہیں ہے۔کہتے ہیں کہ ایک مصوّر نے اپنی بنائی ہوئی ایک تصویر ایک جگہ آویزاں کر کے لوگوں کو یہ دعوت دی کہ وہ اس میں جہاں کہیں بہتری کی گنجائش دیکھیں وہاں ایک نشان لگا دیں۔اگلے ہی روز جب مصوّر نے تصویر کو دیکھا تو اس پر اس قدر نشانات تھے کہ قریباً سیاہ ہو چکی تھی۔یہ الگ بات ہے کہ حقیقی بہتری پیدا کرنا بے حد مشکل امر ہے۔لیکن یہ بات طے ہے کہ نقائص اور عیوب کی نشاندہی کرنا اس قدر آسان ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ گویا اسے اپنا مشغلہ بنا لیتے ہیں۔لیکن یاد رہے کہ یہ بات صرف انسانی ہاتھوں سے انجام دیئے جانے والے کاموں یا معاملات وغیرہ پر اطلاق پاتی ہے کیونکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان کے کاموں اور اس کی تخلیقات میں نقائص ہوتے ہیں۔

لیکن کیا ہم خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ اس کائنات میں کسی نقص کی نشان دہی کر سکتے ہیں؟ آیئے اپنے جسم سے ہی اس سوچ کا آغاز کرتے ہیں۔کیا آپ انسانی جسم کی بنیادی بناوٹ میں کوئی عیب تلاش کر کے اس کے متبادل کوئی صورت تجویز کر سکتے ہیں؟ مثال کے طور پر کیا آپ یہ سوچ سکتے ہیں کہ آنکھیں چہرے کی بجائے کسی اور جگہ لگی ہوں؟ کیا ایک ہاتھ میں پانچ انگلیوں کی بجائے چار انگلیاں اسے زیادہ کارآمد بنا سکتی ہیں؟ کیا کانوں کے لئے کوئی اور جگہ آپ پسند کر سکتے ہیں؟ سوچیئے اور سوچتے جایئے کہ کیا آپ اپنے جسم کی بناوٹ میں کوئی عیب نکال سکتے ہیں یا کسی بہتری کے لئے کوئی تجویز دے سکتے ہیں۔ایک سلیم العقل انسان کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔حالانکہ انسانی کاموں اور تخلیقات میں یہ کس قدر آسان بات ہے۔

اپنے نفس کے بعد آفاق کی طرف نظریں اٹھائیں۔مظاہر کائنات پر غور کریں۔کیا آسمان کے لئے آپ نیلے کے سوا کوئی اور مستقل رنگ تجویز کر سکتے ہیں؟ تصور کیجئے کہ آسمان اگر ہر وقت کالا نظر آئے یا ہر وقت سرخ نظر آئے تو کیا یہ اچھا معلوم ہوگا؟ کیا پودوں اور درختوں کے لئے سبز رنگ کے علاوہ کوئی رنگ ایسا بتا سکتے ہیں جو آنکھوں کو زیادہ حسین نظر آئے۔پوری سنجیدگی سے سوچیئے کہ کیا سورج کے لئے کوئی زیادہ بہتر شکل ہو سکتی ہے؟ ممکن ہے کوئی شخص کوئی تجویز پیش کر دے مگر یہ محض بے ہودہ کھیل تماشے کے لئے ہوگی۔اسی شخص کو اگر پھر کہا جائے کہ اپنے جسم میں کوئی بنیادی تبدیلی تجویز کرو تو وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکے گا کیونکہ کائنات کے خارجی مظاہر سے بہت زیادہ وہ اپنے جسم سے محبت کرتا ہے۔ایک سلیم العقل شخص انفس اور آفاق میں پائے جانے والے بے شمار نشانات الٰہیہ میں کوئی رخنہ تلاش نہیں کر سکتا۔کسی نقص کی نشان دہی نہیں کر سکتا۔یہ قرآن کریم کا دیا ہوا چیلنج ہے۔جس کے ایک پہلو ہم نے عام فہم انداز میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ تمام تر سائنسی تحقیقات اس حقیقت کو ثابت کر رہی ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ۝

ترجمہ: تُو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔پس نظر دوڑا۔کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

القرآن

محبت الٰہی کا تقاضا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ
وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

(سورہ منافقون:10)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔

(اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

ایک ضروری تصحیح

ماہنامہ انصار اللہ مارچ 2009ء کے صفحہ نمبر 3 پر درج قرآن کریم کی آیت کا حوالہ سورۃ رعد دیا گیا ہے۔ درست حوالہ سورۃ المومن آیت 14 ہے۔ براہ کرم یہ درستگی کر لی جائے۔ ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

زہد و قناعت

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحْصِنٍ الْاَنْصَارِیِّ الْخَطْمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِہٖ مُعَافًی فِیْ جَسَدِہٖ عِنْدَہٗ قُوْتُ یَوْمِہٖ فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَہُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِھَا

(ترمذی کتاب الزھد باب فی الزھاد فی الدنیا)

ترجمہ۔ حضرت عبید اللہ بن محض انصاری الخطمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

☆☆☆

عربی منظوم کلام

وَمَا الخَیرُ اِلَّا فِیکَ یَا خَالِقَ الوَرٰی

لَکَ الْحَمْدُ یَا تُرسِیْ وَحِرْزِیْ وَجَوْسَقِیْ
بِحَمْدِکَ یُروٰی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْتَقِیْ

اے میری پناہ اور میرے قلعہ! تیری تعریف ہو، تیری تعریف سے ہر ایک شخص جو پانی چاہتا ہے سیراب ہو جاتا ہے

بِذِکْرِکَ یَجْرِیْ کُلُّ قَلْبٍ قَدِ اعْتَقٰی
بِحُبِّکَ یَحْیٰی کُلُّ مَیْتٍ مُمَزَّقِ

تیرے ذکر کے ساتھ ہر ایک دل ٹھہرا ہوا جاری ہو جاتا ہے اور تیری محبت کے ساتھ ہر ایک مردہ زندہ ہو جاتا ہے

وَبِاسْمِکَ یُحْفَظُ کُلُّ نَفْسٍ مِنَ الرَّدَا
وَفَضْلُکَ یُنْجِیْ کُلَّ مَنْ کَانَ یُزْبَقِ

اور تیرے نام کے ساتھ ہر ایک شخص ہلاکت سے بچتا ہے اور تیرا فضل ہر ایک قیدی کو رہائی بخشتا ہے

وَمَا الْخَیْرُ اِلَّا فِیْکَ یَا خَالِقَ الْوَرٰی
وَمَا الْکَھْفُ اِلَّا اَنْتَ یَا مُتْکَأَ التَّقِیْ

اور تمام نیکی تیری طرف سے ہے اے جہان آفرین! اور تو ہی پرہیز گاروں کی پناہ ہے۔

وَتَعْنُوْا لَکَ الْاَفْلَاکُ خَوْفًا وَّھَیْبَۃً
وَتَجْرِیْ دُمُوْعُ الرَّاسِیَاتِ وَتَشْبَقُ

اور تیرے آگے خوفزدہ ہو کر آسمان جھکے ہوئے ہیں اور پہاڑوں کے آنسو جاری اور رواں ہیں۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم جدید ایڈیشن صفحہ 259)

فارسی منظوم کلام

ایں سرائے زوال وموت وفناست

عیش دُنیائے دوں دمے چندست
آخرش کار باخداوند ست

اس ذلیل دنیا کا عیش چند روزہ ہے بالآخر خدا تعالیٰ سے ہی کام پڑتا ہے

ایں سرائے زوال وموت وفناست
ہر کہ بنشست اندریں برخاست

یہ دُنیا زوال مَوت اور فنا کی سرائے ہے جو بھی یہاں رہا وہ آخر رخصت ہوا

یکدمے رَو بسوئے گورستاں
وازخموشانِ آں بہ پرس نشاں

تھوڑی دیر کے لئے قبرستان میں جا اور وہاں کے مُردوں سے حال پوچھ

کہ مآلِ حیاتِ دُنیا چیست
ہر کہ پیدا شدست تاکے زیست

کہ دُنیاوی زندگی کا انجام کیا ہے۔ اور جو پیدا ہوا وہ کب تک جیا ہے

ترک کُن کین وکبر و ناز و دلال
تا نہ کارت کشد بُسوئے ضلال

کینہ، تکبر فخر اور ناز چھوڑ دے تاکہ تیرا خاتمہ گمراہی پر نہ ہو

(درثمین فارسی مترجم صفحہ 37)

اردو منظوم کلام

ہجومِ مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا طریق

اِک نہ اِک دِن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

چھوڑنی ہوگی تجھ دُنیائے فانی ایک دن
ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے

مستقل رہنا ہے لازم اَے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہِ ایزدی سے تُو نہ یوں مایُوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

چاہیے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی
سر جُھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

چاہیئے نفرت بدی سے اور نیکی سے پیار
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

(درثمین اردو مطبوعہ رقیم پریس لندن صفحہ 157)

کلام الامام

ترکِ دنیا کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص دنیا کو رد نہیں کرسکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آ سکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے سب سے اوّل دُنیا کو رد کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آ حاضر ہوئے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پر جگہ دی۔ وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں۔ دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار دیتا ہے۔ ایک چوڑھے اور چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کی جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اور اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اُترنا مشکل ہے اس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا لیکن خدا اس کی قدر کرے گا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دُنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے جو کچھ برباد کر کے آوے گا خدا اُسے سب کچھ پھر دے گا۔ لیکن ایک دنیا دار قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہلِ دنیا کی طرف ہوتی ہے۔

جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونے کی اس وقت ہے وہ بعد ازاں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن شریف میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں جیسے رضی اللہ عنہم۔ لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا اُن کو بھی یہ کہا گیا؟ ہرگز نہیں۔ ان کا نام ناس رکھا گیا۔ اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری، رشتہ دار وغیرہ سب دشمنِ جان ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 452-453)

ہر قربانی جو کسی بھی احمدی کی ہوئی ہے، پھول پھل لاتی رہی ہے اور اب بھی پھول پھل لائے گی

اقتباسات از خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 ستمبر 2008ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیات 154 تا 157 تلاوت کیں اور فرمایا۔ ان آیات کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اور اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ اُن لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔ ......

ان آیات میں سے جو پہلی آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان لانے والوں کی نشانی یہ ہے کہ مشکلات کے وقت وہ گھبراتے نہیں۔ بلکہ ہر مشکل ان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیرتی ہے اور خدا تعالیٰ ہی کی طرف ایک مومن کی توجہ پھرنی چاہئے اور کسی تکلیف پر ایک مومن کا فوری ردّعمل یہ ہونا چاہئے کہ وہ اِسْتَعِیْنُوْا (۔) کا مظاہرہ کرے۔ یعنی صبر اور دُعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے۔ پس مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے ہوشیار کیا ہے کہ تمہیں مشکلات آئیں گی، تکلیفیں پہنچیں گی لیکن ایسی صورت میں تمہارے ایمان کی پختگی کا حال یہی ہے کہ ایک تو صبر سے ان کو برداشت کرنا ہے، کسی بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرنا، اللہ تعالیٰ سے کسی قسم کا شکوہ نہیں کرنا۔ دوسرے ان کے دُور کرنے کے لئے انسانوں کے آگے نہیں جھکنا بلکہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ اُسی سے دعا مانگنی ہے۔ اپنے ایمان میں استقامت اور ثبات قدم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام پر استقلال سے قائم رہنا ہے جو خدا تعالیٰ نے مومنوں کے سپرد کیا ہے اور وہ کام ہے خدا تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا۔ وہ کام ہے...... وہ کام ہے دنیا کو زمانے کے امام کی جماعت میں شامل کر کے حقیقی (۔) سے روشناس کرانا۔ اس کے لئے ہوسکتا ہے کہ تمہیں جان اور مال کے قربان کرنے کے امتحانوں سے گزرنا پڑے اور روحانی اذیتوں کا بھی سامنا کرنا پڑے۔...... علاوہ دوسری اذیتوں کے جو جسمانی اور مالی اذیتیں ہیں، یہ روحانی اذیتیں بھی ہیں تو ان سب اذیتوں سے اس کام کے لئے گزرنا پڑے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلانے اور ذہنی طور پر مومن کو ان تکلیفوں اور اذیتوں کے لئے تیار کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم صبر، حوصلے اور دعاؤں کے ساتھ ان امتحانوں سے گزرنے کی

کوشش کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گا، تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ وہ ایسے صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور انجام کار فتح ان صبر کرنے والوں کی ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ جان کی قربانی کرنے والوں کے مقام کے بارے میں فرماتا ہے کہ دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کا خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن تو تمہیں اس لئے قتل کرتا ہے کہ زندگی کا خاتمہ کر کے تمہاری جان لے کر عددی لحاظ سے بھی تمہیں کم اور کمزور کر دے۔ لیکن یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تو ایک شخص یا چند اشخاص کا قتل جو خدا کے دین کے لئے ہو، جماعتوں کو مُردہ نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جو دونوں جہان کا مالک ہے اگر ایک انسان یہاں مرتا ہے تو دوسرے جہان میں جب زندگی پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک قتل سے جماعتیں مردہ نہیں ہو جایا کرتیں۔ بلکہ ایک شخص کی موت کئی اور مومنوں کی زندگی کے سامان کر جاتی ہے۔ ایک...... مومنوں کو خوفزدہ نہیں کرتی بلکہ ان میں وہ جوش ایمانی بھر دیتی ہے کہ ایمانی لحاظ سے کئی کمزوروں کو سستیوں سے نکال کر باہر لے آتی ہے۔ ایمان میں وہ زندگی کی حرارت پیدا کر دیتی ہے کہ خوفزدہ ہونے کی بجائے کئی اور سینہ تان کر دشمن کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ اے نادانو! تم سمجھتے ہو کہ ایک شخص کو مار کر تم نے ہمیں کمزور کر دیا ہے؟ تو سنو اس ایک شخص کی موت نے ہم میں وہ روح پھونک دی ہے جس نے ہمیں وہ زندگی عطا کی ہے، ہمیں اپنی قربانیوں کے قائم کرنے کا وہ فہم عطا کیا ہے جس سے ہم ایک نئے جوش اور جذبے سے دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہو گئے ہیں......

پس ایک تو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا اپنے پیچھے رہنے والوں کے لئے، مومنوں کے لئے، ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بن کر ان کو زندہ کر دیتا ہے۔ جو اُس کے درجات میں بلندی کی بھی دعا کرتے ہیں اور جو دائمی زندگی ہے اس میں اُس کے درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور یہی ایک مومن کی زندگی کا مقصد ہے کہ اس دنیا میں وہ کام کرے جس سے اخروی زندگی میں فیض پائے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کا واضح طور پر یہ اعلان بھی ہے کہ اللہ کی راہ میں مرنے والا مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے کیونکہ وہ فوری طور پر وہ مقام پالیتا ہے جس سے اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن مرنا ہے لیکن وہ درجہ جو اعلیٰ حیات کا درجہ ہے، ایک دم میں ہی ہر ایک کو نہیں مل جائے گا۔ ہر شخص جو مرنے والا ہے ایک درمیانی حالت میں اس کو رہنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہید کے بارے میں فرمایا کہ اسے فوری طور پر اعلیٰ حیات مل جاتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہید کی چھ خصوصیات ہیں۔

☆ نمبر ایک یہ کہ اسے خون کا پہلا قطرہ گرنے کے وقت ہی بخش دیا جائے گا۔

☆ دوسرے وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا۔

☆ تیسرے اسے قبر کے عذاب سے پناہ دی جائے گی۔

☆ چوتھے وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔

☆ پانچویں اس کے سر پر ایسا وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔

☆ نمبر چھ اور اسے اپنے 70 اقارب کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

(سنن ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فی ثواب الشہید)

پس یہ شہید کا مقام ہے۔اَحیاء جوحی کی جمع ہے اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ جس کی زندگی کا عمل ضائع نہیں جاتا۔ پس شہید کا قتل اس اعلیٰ حیات کو فوری پالیتا ہے جیسا کہ حدیث سے بھی ظاہر ہے۔جس کے پانے کے لئے ہر مرنے والا ایک درمیانی عرصے سے گزرتے ہوئے پہنچتا ہے اور وہ عرصہ ہر ایک کی روحانی حالت کے لحاظ سے ہے۔کوئی اسے جلد حاصل کر لیتا ہے اور کوئی دیر سے حاصل کرتا ہے۔اَحیاء کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس کا بدلہ لیا جائے۔پس اللہ تعالیٰ دشمن کو فرماتا ہے کہ تم نے ایک زندگی ختم کر کے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے بڑا ثواب کما لیا اور ہم نے جماعت کو کمزور کر دیا لیکن یاد رکھو کہ مرنے والے نے......کا مرتبہ حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب تو پا ہی لیا لیکن اس کی........ بغیر بدلے کے نہیں جائے گی۔......

آج بھی ہر......... کے خون کے ایک ایک قطرے کا خدا تعالیٰ خود انتقام لے گا۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ ۔یہ دنیا والے ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔

اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے(۔)(النساء:94) اور جو شخص کسی مومن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہوگی وہ اس میں دیر تک رہتا چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا اور اسے اپنے سے دور کر دے گا اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر دے گا۔

اور مومن کی تعریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ بیان فرما دی۔ایک روایت میں آتا ہے، اسامہؓ بن زید اور ایک انصاری نے ایک موقع پر ایک کافر کا تعاقب کیا جب اس کو پکڑ کر مغلوب کر لیا تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔اسامہؓ کہتے ہیں کہ میرے انصاری دوست نے تو اس کو کچھ نہیں کہا وہ اس پر ہاتھ اٹھانے سے رک گیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔واپسی پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ! کلمہ توحید پڑھ لینے کے بعد بھی تو نے اسے قتل کر دیا۔کیا تو نے اس کے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہنے کے بعد بھی قتل کر دیا اور بار بار آپ نے یہ الفاظ دہرائے۔اس پر میں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس نے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا اس نے دل سے کہا ہے یا تلوار کے خوف سے کہا ہے۔اس پر میں نے خواہش کی کہ آج سے پہلے میں مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم قتل الکافر بعد ان قال لا الٰہ الا اللّٰہ)

پھر ایک روایت میں ابی مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابل احترام ہو جاتے ہیں۔باقی اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔(مسلم کتاب الایمان)........

(روزنامہ الفضل 21/اکتوبر 2008ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دشمنوں سے حسنِ سلوک

(از: مکرم طاہر محمود صاحب، ماڈل کالونی کراچی)

دنیا میں لوگ پیار و محبت کرتے ہیں اور یہ پیار و محبت بہت آسان اور نسبتاً سہل ہے۔ جو کہ قرابتداروں عزیز و اقارب اور دوستوں اور ملنے جلنے والوں سے کیا جائے۔ لیکن حسن سلوک اور اعلیٰ اخلاق اور بلند اقدار کا صحیح اندازہ اُس وقت ہوتا ہے۔ جب کہ مقابل پر ایک ایسا وجود ہو جو کہ ناپسندیدہ ہو اور وہ آپ سے بُغض رکھتا ہو اور اس دشمنی میں وہ آپ کی جان کے درپے ہو۔ یہ ایک ایسا مقام اور موقع ہوتا ہے کہ جذبات کو قابو میں رکھنا اور اپنے دشمن کے ناروا اور ناقابل برداشت قیل و قال اور اعمال کے مقابلہ میں شائستگی سے بات کرنا ہر شخص کے بس میں نہیں ہوتا ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق انبیاء میں بدرجہ کمال پائے جاتے ہیں اور نہایت اعلیٰ وارفع شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کی برداشت اور صبر و رضا اور عفو و درگزر کی قوت انہیں بہت اعلیٰ درجہ کی عطا کی جاتی ہے۔ یہ دراصل اس لیے ہوتا ہے کہ وہ اپنے نفس کی خاطر نہ تو کسی سے بغض رکھتے ہیں اور نہ اس کی خاطر محبت کرتے ہیں۔ اُن کا غیض و غضب بھی اُن کے پیار و محبت کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت کا عکاس ہوتا ہے۔ ان کا ہر عمل الحب فی اللہ اور البغض فی اللہ کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

حدیث نبویؐ ہے کہ ”پہلوان وہ نہیں جو اکھاڑے میں کسی کو پچھاڑ دے۔ پہلوان وہ ہے جو غصہ پر قابو رکھے۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کلمات حکمتوں کی رفعتوں کو چھوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ بالا کلمہ بھی حکمت کی معراج تک پہنچا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ اپنے نفس کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دو اور جذبات اور نفس کی لگام کو اپنے ہاتھوں سے مت چھوڑو۔ بلکہ غصہ کے وحشی اور جنونی گھوڑے کو سدھاؤ۔ اس کو لگام ڈالو اور یہ لگام اللہ کی خاطر ہو تو تم ایک ایسے پہلوان بن جاؤ گے کہ تمام ابلیسی قوتیں تم سے پچھاڑی جائیں گی اور تم خدا تعالیٰ کے فرشتوں سے مدد دیئے جاؤ گے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلی اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے نہیں نہیں اصل بہادر وہی ہے جو تبدیلی اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیلی اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔“

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں

ہے۔میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں تو صرف ان عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول" (اربعین نمبر 1 صفحہ 2)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں تو اپنے دشمن کا بھی سب سے بڑھ کر خیرخواہ ہوں۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 141)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبویؐ ہے۔شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ایک بھی ایسا نہیں۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 96)

جن دنوں طاعون کا نشان پوری شان کے ساتھ آپ کی تائید میں ظاہر ہو رہا تھا۔اس کے نتیجے میں ہونے والی موت آپ کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی تھی۔اس وقت آپ علیحدگی میں خدا کے حضور مخلوق کی جان بخشی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اس دُعا کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا۔اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردزہ سے بے قرار ہو۔میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون سے نجات کے واسطے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو گئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔"

(سیرت طیبہ صفحہ 51)

وہ لیکھرام جو حضرت مسیح موعودؑ کے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔آخر جب یہی شاتم رسولؐ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل آیا اور تیغ محمدیؐ کا شکار ہوا۔خدائی غیرت کی چھری تلے کچلا گیا تو اس کی موت پر ایک قسم کی خوشی کے ساتھ ساتھ غم کی کیفیات سے بھی دوچار ہوئے۔

فرمایا: "ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔درد بھی ہے خوشی بھی درد اس لئے اگر لیکھرام رجوع کرتا اگر زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا تو مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے۔کہ میں اس کے لئے دعا کرتا اور میں امید رکھتا

ہوں کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جا چکا ہوتا تو تب بھی وہ زندہ رہتا۔''

(سراج منیر صفحہ 24 بحوالہ سیرت طیبہ صفحہ 52)

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:

''وہ ایام عجیب ایام تھے۔ ابتلاؤں پر ابتلا آتے تھے اور جماعت ان ابتلاؤں کے اندر ایک لذیذ ایمان کے ساتھ اپنی ترقی کی منزلیں طے کرتی تھی۔ غرض وہ دیوار چن دی گئی اور اس طرح ''ہم سب کے سب پانچ وقت کی نمازوں کے لئے (بیت) مبارک میں جانے سے روک دیئے گئے۔ اور (بیت) مبارک کے لئے حضرت صاحب کے مکانات کا ایک چکر کاٹ کر آنا پڑتا تھا۔ یعنی اس کوچہ میں سے گزرنا پڑتا تھا۔ جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کے مکان کے آگے سے جاتا ہے۔ پھر منور بلڈنگ کے پاس سے بازار کی طرف کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے گھر کی طرف چلا جاتا ہے۔ اور بارشوں کے دن تھے۔ راستہ میں کیچڑ ہوتا تھا اور بعض بھائی اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور نماز کے لئے جاتے ہوئے گر پڑتے تھے اور ان کے کپڑے گارے کیچڑ میں لت پت ہو جاتے تھے۔ ان تکلیفوں کا تصور آج مشکل ہے۔ جبکہ احمدیہ چوک میں پکے فرش پر سے احباب گزرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنے خدام کی ان تکالیف کو دیکھ کر بہت تکلیف محسوس کرتے۔ مگر کچھ چارہ سوائے اس کے نہ تھا کہ حضرت رب العزت کے سامنے گڑگڑائیں۔

غرض وہ دیوار ہو گئی۔ راستہ بند ہو گیا۔ اور پانی تک بند کر دیا گیا۔ آخر مجبوراً عدالت میں جانا پڑا اور عدالت کے فیصلہ کے موافق خود دیوار بنانے والوں کو اپنے ہی ہاتھ سے دیوار ڈھانی پڑی جو بجائے خود ایک نشان تھا۔

عدالت نے نہ صرف دیوار گرانے کا حکم دیا بلکہ ہرجانہ اور خرچہ کی ڈگری بھی فریق ثانی پر کر دی۔

اس جرم کی پاداش میں جو سلوک بھی ان سے کیا جاتا وہ عقل اور انصاف و اخلاق کے معیار پر بالکل جائز اور درست ہوتا مگر اخلاق اور اعلیٰ اخلاق کے معلم کی زندگی کے آئینے میں دیکھو کہ وہ ان دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کبھی اس خرچہ اور حرجہ کی ڈگری کا اجراء پسند نہ فرمایا۔ یہاں تک کہ معیاد گزرنے کو آ گئی۔ جب گورداسپور میں مقدمات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا تو خواجہ کمال الدین صاحب نے محض اس خیال سے کہ اس کی معیاد نہ گزر جائے۔ اس کے اجراء کی کارروائی کی۔ اس میں حسب ضابطہ نوٹس مرزا نظام الدین صاحب کے نام جاری ہوا کہ اس وقت فریق ثانی میں سے وہی زندہ تھے۔ مرزا امام الدین فوت ہو چکے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کی کچھ خبر نہ تھی۔ مرزا نظام الدین صاحب کو جب نوٹس ملا تو انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک خط لکھا۔ میں اس وقت قادیان میں موجود تھا۔ مرزا نظام الدین صاحب نے مجھ کو وہ خط سنایا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ دیوار کے مقدمہ کے خرچہ وغیرہ کی ڈگری کے اجراء کا نوٹس میرے

نام آیا ہے۔ اور میری حالت آپ کو معلوم ہے۔ اگر چہ میں قانونی طور پر اس روپیہ کے ادا کرنے کا پابند ہوں اور آپ کو بھی حق ہے کہ آپ ہر طرح وصول کریں۔ مجھ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہماری طرف سے ہمیشہ کوئی نہ کوئی تکلیف آپ کو پہنچتی رہی ہے۔ مگر یہ بھائی صاحب کی وجہ سے ہوتا تھا مجھ کو بھی شریک ہونا پڑتا تھا۔ آپ رحم کر کے معاف فرماویں تو آپ اس قابل ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس وقت گورداسپور میں مقیم تھے اور یہ بھی بارشوں کے ایام تھے۔ حضرت اقدس کے پاس جس وقت خط پہنچا آپ نے سخت رنج کا اظہار کیا کہ کیوں اجراء کرائی گئی ہے۔ مجھ سے کیوں دریافت نہیں کیا گیا۔ اس وقت خواجہ صاحب نے یہ عذر کیا کہ محض معیاد کو محفوظ کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ورنہ اجراء مقصود نہ تھا۔"

حضرت اقدس نے اس عذر کو پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ آئندہ کبھی اس ڈگری کا اجراء نہ کرایا جاوے۔ ہم کو دنیا داروں کی طرح مقدمہ بازی اور تکلیف دہی سے کچھ کام نہیں۔ انہوں نے اگر تکلیف دینے کے لئے یہ کام کیا تو ہمارا یہ کام نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس غرض کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا۔ اور اسی وقت ایک مکتوب مرزا نظام الدین صاحب کے نام لکھا اور مولوی یار محمد صاحب کو دیا کہ وہ جہاں ہوں ان کو جا کر فوراً پہنچائیں۔

چنانچہ مولوی یار محمد صاحب اسے لے کر قادیان پہنچے۔ اور قادیان میں انہیں نہ پا کر اور یہ معلوم کر کے مرزا نظام الدین صاحب موضع مسانیاں گئے ہوئے تھے۔ مسانیاں پہنچے۔ اور وہاں جا کر وہ خط ان کو دیا گیا۔ جس میں نہایت ہمدردی کا اظہار تھا۔ اور ان کو اس ڈگری کے کبھی اجراء نہ کرنے کا یقین دلایا گیا تھا اور سب کچھ معاف کر دیا تھا۔

مرزا نظام الدین صاحب پر اس خط کا جو اثر ہوا وہ ان کی زندگی کے باقی ایام سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہوں نے عملاً مخالفت کو ترک کر دیا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے عفوو درگزر کی نمایاں مثال ہے۔

یہ ہے عفوو درگزر کا نمونہ اور دشمنوں کو معاف کرنے کی تعلیم کا عملی سبق جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو دیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۲۳۔۱۲۲ جلد اوّل مؤلفہ یعقوب علی عرفانی)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ اطلاع ملی کہ مرزا نظام دین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے شدید معاند تھے بیمار ہیں۔ آپ بلاتوقف ان کے گھر تشریف لے گئے۔ بیماری کا حملہ اتنا شدید تھا کہ دماغ بھی متاثر تھا۔ آپ نے گھر جا کر ان کا مناسب علاج تجویز فرمایا جس سے خدا کے فضل کے ساتھ وہ صحت یاب ہوئے۔ یہ وہی مرزا نظام دین تھے جنہوں نے حضور کے خلاف بعض جھوٹے مقدمے بنائے مخالفت کو یہاں تک پہنچا دیا تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے دوستوں اور بیماروں کو دکھ دینے کے لئے حضرت صاحب کی بیت کا راستہ دیوار کھینچ کر بند کر دیا تھا۔

قادیان میں لالہ شرمپت ہوا کرتے تھے۔ انہیں بھی حضور نے بعض پیشگوئیوں کی شہادت کے بلایا لیکن انہوں نے

ہمیشہ پہلو تہی کی۔ نہ تو اقرار کی جرأت تھی نہ انکار کی ہمت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کہتے ہیں کہ ایک دفعہ لالہ صاحب بیمار ہو گئے۔ پیٹ پر خطرناک پھوڑا نکل آیا سخت گھبرا گئے اور زندگی سے مایوس ہو گئے۔ حضور کو علم ہوا تو ان کے گھر تشریف لے گئے۔ عیادت کی۔ ان کے علاج کے لئے آپ نے ڈاکٹر کو مقرر فرمایا۔ ہر روز عیادت کے لئے جاتے جب بھی جاتے تو لالہ یہی کہتے حضرت جی! میرے لئے دُعا کریں؟ حضور اس وقت تک عیادت کے لئے تشریف لے جاتے رہے جب تک آپ مکمل صحت یاب ہو گئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت اقدسؑ کے عزادہ مرزا نظام الدین صاحب، مرزا امام الدین صاحب باوجودیکہ سخت مخالف تھے مگر ضرورت کے وقت جب کبھی انہوں نے سوال کیا تو حضور اسے پورا کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ میرے سامنے مرزا امام الدین صاحب نے پچاس روپے یا کچھ کم وبیش حضور سے طلب کئے اور حضور نے فوراً حامد علی صاحب کے ہاتھ بھجوا دیئے۔'' (''رفقائے'' احمد جلد چہارم صفحہ 137)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی لکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے 1897ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ایک مقدمہ اقدام قتل کا دائر کیا۔ یہ مقدمہ کچھ عرصہ تک چلتا رہا اور بالآخر محض جھوٹا اور بناوٹی پایا گیا اور حضرت اقدس عزت کے ساتھ اس مقدمہ میں بری ہوئے میں جو اس مقدمہ کو شائع کرنے والا ہوں اور ایک عینی شاہد ہوں۔ اس وقت عدالت میں موجود تھا۔ جب کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے حضرت اقدس کو مخاطب کر کے کہا کہ

''کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر مقدمہ چلائیں اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو حق ہے۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

''میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔''

اس موقع پر اگر کوئی دوسرا ہوتا جس پر قتل کے اقدام کا مقدمہ ہو۔ وہ اپنے دشمن سے ہر ممکن انتقام لینے کی کوشش کرتا مگر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دشمنوں کو معاف کرو کی تعلیم پر صحیح عمل کر کے دکھایا۔''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 114 جلد اوّل مؤلفہ یعقوب علی عرفانی)

حضرت عرفانی صاحب کہتے ہیں:

میرٹھ سے احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنہ ہند جاری کیا ہوا تھا یہ شخص اپنے آپ کو مجدد السنہ مشرقیہ کہا کرتا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں اس نے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا۔ جس میں ہر قسم کے گندے مضامین مخالفت میں شائع کرتا اور اس طرح پر جماعت کی دل آزاری کرتا میرٹھ کی جماعت کو خصوصیت سے تکلیف ہوئی۔ کیونکہ وہاں ہی سے وہ گندہ پرچہ نکلتا تھا۔ 2 اکتوبر 1902ء کا واقعہ ہے کہ میرٹھ کی جماعت کے پریذیڈنٹ جناب شیخ عبدالرشید صاحب جو ایک معزز زمیندار اور تاجر ہیں تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کردوں۔ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا۔

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہوگا۔ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔''

جو لوگ اس گندہ لٹریچر سے واقف نہیں وہ اس فیصلہ کی اہمیت سمجھ نہیں سکتے۔ مگر جنہوں نے اس کو دیکھا ہے۔ وہ یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اگر اس شخص سے عدالت کے ذریعہ انتقام لیا جاتا تو عقلاً عرفاً اخلاقاً جائز ہوتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز پسند نہ فرمایا۔

یہ پہلا موقع نہ تھا کہ حضرت اقدس نے اپنے دشمن کو اس طرح پر معاف کردیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 113 مؤلفہ یعقوب علی عرفانی صاحب)

آپ کے حسنِ سلوک کا ایک اور واقعہ بھی ہے اور وہ یہ کہ ایک مرتبہ ایک مولوی آیا اور آپ کو نہایت گندی گالیاں دیں اور جب وہ گالیاں دے دے کر خاموش ہوگیا تو آپ نے فرمایا۔ بس

''آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص ایک سال تک میرے سامنے مجھے گالیاں دیتا رہے اور برا بھلا کہتا رہے تو وہ میرا قدم اکھاڑ نہ سکے گا۔'' آپ ہمیشہ اس تعلیم پر عمل پیرا رہے۔

گالیاں سن کر دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دی۔

گالیاں سن کر دُعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب لکھتے ہیں:

مقدمہ ڈاکٹر کلارک میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایک گواہ کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

خلاف پیش ہوئے۔مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ بٹالہ کے رہنے والے تھے۔ابتداء میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی تصنیف براہین احمدیہ پر ایک زبردست ریویو لکھا۔اور حضرت کا اکرام اور احترام بہت کرتے تھے۔مگر بعد میں کسی ......وجہ سے مخالف ہوئے اور خطرناک مخالفت کا رنگ انہوں نے اختیار کیا۔وہ اتنا تلخ دشمن تھا۔کہ کفر وقتل کے فتوے اسی نے شائع کرائے اور بالآخر وہ اس مقدمہ اقدام قتل میں عیسائیوں کا گواہ ہو کر آیا اور یہ ثابت کرنے کے لئے آیا تھا کہ فی الحقیقت جو الزام لگایا گیا ہے۔وہ گویا (نعوذباللہ) درست ہے۔

غرض اس مقدمہ میں مولوی محمد حسین صاحب کی یہ پوزیشن تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف گواہ تھا۔روزانہ عدالتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک فریق اپنے مخالف گواہوں کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ان کی عزت و وقار پر واقعات سے قطع نظر ایسے حملے ہوتے ہیں کہ وہ عاجز ہو جاتے ہیں۔مولوی محمد حسین صاحب جب حضرت کے خلاف دل کھول کر گواہی دے چکے۔تو حضرت مسیح موعودؑ کو ان پر جرح کا موقع دیا گیا۔حضرت کی طرف سے مولوی فضل الدین پلیڈر لاہور وکیل تھے جو اس سلسلہ میں داخل نہیں ہیں۔انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب پر کچھ ایسے سوالات کرنے چاہے جو اُن کی عزت و آبرو کو خاک میں ملا دیتے۔اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہا کہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں۔مگر حضرت صاحب نے انہیں روک دیا۔اور باصرار و بزور روکا۔مولوی فضل الدین صاحب اپنے فرض منصبی کو دیانت داری سے ادا کرنے کے لئے اور اپنے موکل کی صفائی اور بے گناہی ثابت کرنے کے لئے ایسے تلخ دشمن اور معاند گواہ کو اصلی صورت میں دکھا دینا چاہتے تھے اور اگر وہ سوالات ہو جاتے تو خدا جانے مولوی محمد حسین صاحب اس مقام پر کھڑے رہ سکتے یا گر جاتے۔مگر حضرت نے قطعاً اجازت نہ دی۔بلکہ ایک بار ان کو سختی سے روک دیا کہ میں ہرگز اجازت نہیں دیتا یہ ایسی بات ہے کہ اس کے اپنے اختیار سے باہر ہے۔میں اس کی عزت کو برباد نہیں کرنا چاہتا۔آخر مولوی فضل الدین صاحب بھی رک گئے۔

مولوی فضل الدین صاحب احمدی نہیں مگر اس بلند ہمتی نے انہیں ہمیشہ آپ کا مداح رکھا ہے۔خیال کرو کہ مولوی محمد حسین تو جان تک کا دشمن ہے اور آپ کو قاتل ثابت کرنا چاہتا ہے اور آپ کی یہ شان رحم و درگزر ہے کہ ایک امر واقعہ کے متعلق بھی اپنے وکیل کو اجازت نہیں دیتے کہ اس سے پوچھا جاوے محض اس لئے کہ وہ ذلیل نہ کیا جاوے۔

اس تمام خطرناک نتیجہ کے لئے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیتے ہیں۔مگر دشمن کو اس عمل سے بچا لیتے ہیں۔اس درگزر علو ہمتی کی نظیر تلاش کرو نہیں ملے گی۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 116 جلد اول مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں:

’’قادیان میں نہال سنگھ نامی ایک جٹ رہتا تھا یہ سلسلہ کا بہت بڑا دشمن تھا۔اور اس کی تحریک سے حضرت

حکیم الامت اور بعض دوسرے احمدیوں پر ایک خطرناک فوجداری جھوٹا مقدمہ دائر ہوا تھا اور وہ ہمیشہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر احمدیوں کو تنگ کیا کرتا تھا۔ اور گالیاں دیتے رہنا تو ایک معمول تھا۔ عین ان ایام میں جبکہ مقدمات دائر تھے۔ اس کے بھتیجے سنتا سنگھ کی بیوی کے لئے مشک کی ضرورت پڑی اور کسی دوسری جگہ سے یہ نہیں کہ ملتا نہ تھا بلکہ بہت قیمتی چیز تھی۔ وہ اس حالت میں حضرت مسیح موعودؑ کے دروازہ پر گیا اور مشک کا سوال کیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کے پکارنے پر فوراً تشریف لے آئے اور اسے ذرا بھی انتظار میں نہ رکھا اس کا سوال سنتے ہی فوراً اندر تشریف لے گئے اور کہہ گئے ٹھہرو میں ابھی لاتا ہوں چنانچہ آپ نے کوئی نصف تولہ کے قریب مشک لا کر اس کے حوالہ کر دی۔''

(سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب صفحہ 306)

قادیان کے بعض آریہ سماجی حضرت مسیح موعودؑ کے سخت مخالف تھے اور آپ کے خلاف ناپاک پراپیگنڈے میں حصہ لیتے رہتے تھے۔ مگر جب بھی انہیں کوئی تکلیف پیش آتی یا کوئی بیماری لاحق ہوتی تو وہ اپنی کارروائیوں کو بھول کر آپ کے پاس دوڑے آتے اور آپ ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت درجہ ہمدردانہ اور محسنانہ سلوک کرتے اور ان کی امداد میں دلی خوشی پاتے۔ چنانچہ ایک صاحب قادیان میں لالہ بڈھا مل ہوتے تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کے سخت مخالف تھے۔ جب قادیان میں منارۃ المسیح بننے لگا تو ان لوگوں نے حکام سے شکایت کی۔ اس پر ایک مقامی افسر یہاں آیا اور اس کی معیت میں لالہ بڈھا مل اور بعض دوسرے مقامی ہندو اور غیر احمدی حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے گفتگو کے دوران آپ نے اس افسر سے فرمایا کہ اب یہ لالہ بڈھا مل صاحب ہیں۔ آپ ان سے پوچھئے کہ کیا کبھی کوئی موقعہ ایسا آیا ہے کہ جب یہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہوں اور انہوں نے اس موقع کو خالی جانے دیا ہو۔ اور پھر انہیں سے پوچھئے کہ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ انہیں فائدہ پہنچانے کا کوئی موقع مجھے ملا ہو اور میں نے اس سے دریغ کیا ہو؟ حضرت مسیح موعودؑ کی اس گفتگو کے وقت لالہ بڈھا مل اپنا سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے اور آپ کے جواب میں ایک لفظ تک منہ پر نہیں لا سکتے۔

(ماہنامہ خالد اپریل 1992ء)

حضرت مسیح موعودؑ سراپا پیار و الفت تھے پیکر محبت تھے۔ آپ کا عفو و درگزر لامتناہی تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی غیرت کے تقاضوں کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھتے تھے۔ اگر آپ قرآن کریم کے احکامات کی خلاف ورزی ہوتی دیکھتے تو فوری اصلاح فرماتے۔ دشمن آپ کے اخلاق، نرمی اور عفو و درگزر سے ہمیشہ حصہ پاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعودؑ کے نمونہ اور تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

انعامِ خلافت

(کلام: مکرم عبدالسلام اسلام صاحب)

پہنچاتا ہے کون آخر پیغام خلافت کا
کرتا ہے خدا خود ہی ہر کام خلافت کا

اُن قوموں پہ پڑتے ہیں صد بوجھ فرائض کے
جن قوموں کو ملتا ہے اِنعام خلافت کا

جس بارِ ''امانت'' سے تھے کوہ وجبل لرزاں
وہ بوجھ اُٹھانا تھا بَس کام خلافت کا

مُرغانِ دِلوں کے ہیں از خود ہی کھنچے آتے
الفت کا کرشمہ ہے یہ دام خِلافت کا

پاسکتا ہے کون اِس کے منصب کی بلندی کو!
محدود نگہ دیکھے کیا بام خلافت کا!

کب لاتے ہیں خاطر میں وہ بادۂ انگوری
اِسلام جو پیتے ہیں اِک جام خلافت کا

☆☆☆

نوبل سلام (Noble Salam)

دنیائے سائنس کی ایک ممتاز شخصیت جو اپنے عقیدہ کی بناء پر پرکھی جاتی ہے

انگریزی روزنامہ ’’دی نیوز لاہور‘‘ یکم فروری 2009ء میں عدنان رحمت کی فکر انگیز تحریر

(ترجمہ: شیخ مامون احمد صاحب لاہور)

ڈاکٹر عبدالسلام بنیادی طور پر تین چیزوں سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کی قومیت اُن کا عقیدہ اور اُن کا قابل تحسین نوبل انعام حاصل کرنا۔ اگرچہ یہ ترتیب الٹی ہے۔ وہ بات جو عام طور پر اُن کے بارے میں لوگ نہیں جانتے۔ یہ ہے کہ انہوں نے اس ملک کی قومیت کو ترک کرنے سے انکار کر دیا جس نے ان کو اپنا نہیں سمجھا (یعنی پاکستان) اور اٹلی کی قومیت قبول نہیں کی حالانکہ ان کو یہ پیشکش کی جا چکی تھی۔ (انہوں نے اس بات سے بھی انکار کر دیا کہ انہیں اُس ملک سے باہر دفن کیا جائے جس میں ان کی پیدائش ہوئی۔) یہ بات اس کے لئے عجیب ہے جس کو ایک غیر مسلم خیال کیا گیا یہ قرآن اور اللہ پر ان کا ایمان تھا۔ (یاد رہے کہ وہ قانونی طور پر 1972ء تک مسلمان ہی تسلیم کئے جاتے تھے۔ جب وہ اور ان کی جماعت ایک سہانی صبح کو بیدار ہوئے۔ یہ جاننے کے لئے کہ پارلیمنٹ اور ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے قانونی طور پر اُن کے مذہب کو ان سے پوچھے بغیر تبدیل کر دیا ہے۔) جس نے اس میں وہ روح پھونکی (تڑپ پیدا کی) اور سائنس کے میدان میں ان کے لئے وہ راستہ عطا کیا جس نے اپنے پیچھے ایک چمکدار روشنی چھوڑی ہے۔ اور یہ کہ نوبل انعام تو اُن کم از کم سولہ شاندار سائنسی انعامات میں سے ایک تھا جو دنیا بھر سے انہوں نے حاصل کئے۔ (نیچے دی گئی فہرست ملاحظہ کریں) جس کے لئے وسیع اور دور دراز علاقوں میں اُن کی عزت افزائی کی گئی سوائے اپنے وطن میں۔ سلام جس کی پاکستان میں پذیرائی ہونی چاہیئے تھی اُن خدمات اور اعزازات کے لئے جو انہوں نے اس ملک کے لئے حاصل کئے۔ وہ ملک جس کے ساتھ وہ اپنے آخری سانسوں تک وفادار رہے۔ برعکس اس کے کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کا خدا کون تھا۔ (جو سب کا خدا ہے) وہ سائنسی دنیا کا ایک منفرد اور ممتاز انسان ہے جس کو ترجیحی طور پر اُس کے عقیدہ کی بناء پر پرکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جبکہ وہ سائنس اور مذہب دونوں کو ماننے والا تھا دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس کی متعدد خوبیوں کو چھپنے والے بہت سے ہم وطن پاکستان میں (جبکہ بیرون ملک دنیا بھر میں ان کی بہت پذیرائی ہوئی ہے) جو بظاہر سائنس پر اور مذہب کی اُن آفاقی اقدار پر جو رواداری اور برداشت کے ساتھ انسانی خوبیوں کی فطرت پر زور دیتی ہیں بہت کم اعتقاد رکھتے ہیں۔ سلام نے جب سائنس کی طرف قدم بڑھائے تو اُن پر یہ بات واضح

تھی کہ دنیائے اسلام کا یہ برابر کا حق اور ذمہ داری ہے کہ وہ اس کائنات کو سمجھنے اور اس کی دریافت میں کوشاں رہے۔ جو رب کریم نے تخلیق کی ہے۔ ''سائنسی تخیل انسانیت کا مشترکہ ورثہ ہے۔'' انہوں نے یہ زور دے کر اعلان کیا کہ مدلل سوچ کسی ایک مذہب کی اجارہ داری نہیں۔ اُن کے ذہن میں یہ بات بھی بالکل عیاں تھی کہ عموماً سائنسی میدان میں پسماندہ اسلامی دنیا کی حکمت عملی کیا ہونی چاہیے اور اُسے کیونکر فروغ دینا چاہیے۔ یہ بات تقریباً ناممکن ہے کہ ہم صرف ٹیکنالوجی کی منتقلی کی بات کریں۔ ہمیں پہلے سائنس کی منتقلی کی بات کرنی چاہیے اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کی بات بعد میں جب تک آپ سائنس میں بہت اچھے نہیں ہو جاتے۔ آپ کبھی بھی ٹیکنالوجی میں اچھے نہیں ہو سکتے۔ کتنی ذہانت کی بات ہے۔ ڈاکٹر سلام روایتی اور تیزی سے شہرت حاصل کرنے کے خواہاں سائنس دان بھی نہیں تھے۔ انہوں نے فطرت کے حسن کو سراہا۔ اس کے متعلق آپ کا کہنا تھا کہ ''جب کبھی بھی مجھے ایک جیسے مشاہدات پر مبنی دو مدِ مقابل تھیوریوں کا سامنا کرنا پڑا میں نے ہمیشہ یہ دیکھا کہ جو تھیوری جس جمالیات کو زیادہ مطمئن کرنے والی تھی وہی درست بھی تھی۔'' ڈاکٹر سلام صاحب کا عقیدہ دکھاوے کے لئے نہیں تھا اور نہ ہی انہوں نے مذہب کے بارے میں عوام میں کوئی بڑا بیان دیا باوجودیکہ اُن کے عقیدہ کے بارے میں بار بار منفی حوالے ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے پاکستان میں دیئے جاتے رہے۔

سلام واضح طور پر اور بڑے عزم سے اپنے عقائد پر قائم رہے اور انہوں نے اس بات کا اہتمام کرلیا کہ سائنس میں سب کا خدا ایک ہی ہے۔ بحیثیت ایک سائنس دان کے خدا مجھے ایسے مخاطب کرتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ قوانین قدرت پر غور کرو۔ یہ بات انہوں نے کائناتی علم، طبعیات، بائیالوجی اور ادویات کی مثالیں دے کر کہا کہ یہ تمام انسانوں کے لئے نشان ہیں۔

اپنے ......ہونے کا دفاع کرتے ہوتے جوبات اُنہوں نے مختلف سوالات کے جواب میں کہی اُس میں سے نزدیک ترین بات جو ریکارڈ پر ہے وہ یہ تھی کہ ''اگر تم مجھے غیر مسلم سمجھتے ہو تو ایسا ہی سہی لیکن مجھے اس بات کی تو اجازت دو کہ جو مسجد تم بنانا چاہتے ہو میں اس میں ایک اینٹ لگا سکوں۔

قدردانی

سلام نے مذہب کو اپنے سائنسی کام کا جزولاینفک دیکھا اور لکھا ''قرآن پاک ہمیں یہ تلقین کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ قوانین قدرت کی گہرائیوں (صداقتوں) پر غور کریں۔ بہر حال ہماری اس موجودہ نسل کے لئے یہ بڑا اعزاز ہے کہ وہ اس کے ڈیزائن کے ایک حصہ کی جھلک دیکھ سکے۔ یہ اس کا فضل اور مہربانی ہے جس کے لئے میں اس کی جناب میں ایک عاجز دل کے ساتھ شکر بجالاتا ہوں۔

نوبل انعام قبول کرتے وقت انہوں نے جو تقریر سٹاک ہوم میں کی قرآن مجید سے مندرجہ ذیل آیات پیش کیں۔

(سورۃ الملک آیت 4اور 5)

''تو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔پس نظر دوڑا کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے۔نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا۔ تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔'' انہوں نے مزید کہا ''حقیقت میں یہ تمام ماہرین طبیعات کا عقیدہ ہے کہ جتنی گہرائی میں ہم تلاش کرتے ہیں تو اتنی ہی ہماری عقل حیران ہو جاتی ہے۔(یا اتنا ہی ہمارا تعجب بڑھ جاتا ہے) اتنی ہی زیادہ ہماری نظر چندھیا جاتی ہے۔''

ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنا جہاں نہ تو میزیں تھیں نہ کرسیاں۔ یہ حیرانی کی بات ہے کہ سلام بچپن میں کیسے اتنا محنتی رہا اور بڑی جلدی ایک نوجوان کی حیثیت میں چمکنے لگا۔وہ غیر معمولی ذہانت اور صلاحیتوں کا حامل طالب علم تھا۔اُن کی سوانح میں لکھا ہے کہ ''جب وہ لاہور سے 14 سال کی عمر میں یونیورسٹی آف پنجاب کے میٹرک کے امتحان میں گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ کر سائیکل پر آئے تو سارا جھنگ ان کے استقبال کے لئے نکل آیا۔انہوں نے پہلا پیپر ایک سٹوڈنٹ کی حیثیت میں اسی گرد آلود مگر پُر امن ٹاؤن میں 1943ء میں لکھا تھا۔(افسوس کہ اب یہ کم رواداری کا حامل ہونے کے لئے مشہور ہے۔) جس میں برصغیر کے ایک ممتاز ریاضی دان سری نواس آئینگر رامانوجن کو گہری دلچسپی پیدا ہوئی۔

اگر زیادہ نہیں تو پاکستان کا اتنا ہی شہرت یافتہ لیکن زیادہ محبوب ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہے جس کو پاکستان کے ایٹم بم کا بانی مبانی سمجھا جاتا ہے۔اور جس کے سر پر پاکستان کے تمام ایٹمی پروگرام کو شروع کرنے کا سہرا باندھا جاتا ہے۔ اگرچہ بہت تھوڑے لوگ یہ جانتے ہیں کہ 1970ء کی دہائی کے شروع میں اپنی زندگی کا سب سے بڑا انعام حاصل کرنے سے بہت پہلے (جس سے ان کو دنیا بھر میں شہرت ملی۔) سلام نے پاکستان اٹامک انرجی کمشن (PAEC) کے آغاز میں بنیادی کردار ادا کیا۔ 1972ء میں دو نظریاتی طبیعات کے ماہرین جو سلام صاحب کے قائم کردہ بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات (ICTP) ٹریسٹ اٹلی میں کام کر رہے تھے سلام صاحب کے کہنے پر پاکستان اٹامک انرجی کمشن کے پاس اس لئے بھجوائے گئے کہ وہاں جا کر نظریاتی طبیعات گروپ (TPG) قائم کریں۔ اسی گروپ نے ڈاکٹر رضی الدین صدیقی (جو کہ اٹلی میں ڈاکٹر سلام صاحب کے سٹوڈنٹ تھے) کی قیادت میں پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں (ایٹم بم) کا ڈیزائن تیار کیا۔ڈاکٹر رضی الدین نے پاکستان کے ایٹم بم کا تھیوریٹیکل ڈیزائن پانچ سال میں مکمل کرلیا۔پس یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ ''اسلامک بم'' میں جس کا تھا اس کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔

سلام ایک ترقی پسند آدمی تھے اور انہوں نے بڑے بڑے تحقیقی اور سائنسی ترقی کے ادارے قائم کئے اور پروان چڑھائے۔ اُنہوں نے پاکستان سپیس اینڈ اپر ایٹموسفیر ریسرچ کمشن (Suparco) کے قیام میں مدد دی جس کو قائم کرنے والے وہ اس کے پہلے ڈائریکٹر تھے۔ پاکستان بھر میں پانچ سپیریر سائنس کالجوں کے قیام کا سہرا بھی سلام کے سر پر ہے لیکن اُن کا سب سے زیادہ معروف وسیع اور قابل قدر کارنامہ ٹریسیٹ اٹلی میں ''بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات'' کا قیام تھا۔ وہ 1964ء تا 1993ء اس مرکز کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ سلام نے 1959ء میں تیسری دنیا کی اکیڈیمی آف سائنسز بھی قائم کی۔ وہ 33 برس کی عمر میں (اس وقت تک کے) سب سے کم عمر فیلو آف رائل سوسائٹی بنے۔ اٹلی کی حکومت نے ان کی وفات کے بعد اس مرکز کا نام ''عبدالسلام بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات'' رکھ دیا پاکستان نے بہرحال ان کو مکمل طور پر فراموش کر کے اُن کی ''عزت افزائی'' کی۔ ایک ایسا ملک جہاں سڑکیں، سٹیڈیمز۔ مراکز یہاں تک کہ شہروں کے نام بھی غیر ملکیوں کے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ اپنی زمین کے اس نامور سپوت کی قدر شناسی کی فقط ایک ہی مثال ہے جب پاکستان کے بیشتر سائنس دانوں کی ان تصاویر میں ان کو بھی شامل کر لیا گیا جو محکمہ ڈاک کی طرف سے جاری ہونے والے ٹکٹوں کی ایک سیریز پر شائع ہوئیں۔

سلام 29 جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے۔ (وہ اس ہفتے اپنا 83 واں یوم پیدائش منا رہے ہوتے) لیکن وہ 70 برس کی عمر میں 21 نومبر 1996ء کو آکسفورڈ میں ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی وصیت کے مطابق ان کی میت پاکستان لائی گئی۔ ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی اور 30 ہزار لوگ ان کی تدفین میں شامل ہوئے لیکن ان کی تدفین میں نہ تو ملک جس سے ان کو اتنا پیار تھا اور نہ ہی حکومت کی کوئی نمائندگی تھی اور نہ ہی سائنس کی اس جماعت جس کی انہوں نے بے پناہ مدد کی تھی کا کوئی نمائندہ شریک ہوا۔ سائنس کے اس بڑے آدمی کو حکومت کے کسی سرکاری اعزاز (پروٹوکول) کے بغیر ان کے ماں باپ کے قریب دفن کیا گیا۔ ان کے مزار کے کتبہ پر شروع میں یہ الفاظ لکھے گئے تھے ''پہلا مسلمان نوبل لاریٹ'' لیکن چونکہ یہ ریاست اپنے باشندوں کے درمیان مذہب کی بنیاد پر تفریق کرتی ہے جیسا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں موجود ہے۔ ایک مقامی مجسٹریٹ نے ایک حکمنامے کے ذریعہ ''مسلم'' کا لفظ ہٹا کر ایک مضحکہ خیز حکمنامہ باقی رہنے دیا۔ ''پہلا نوبل لاریٹ''

ایک ریاست جو سائنس میں کوئی اعتقاد نہیں رکھتی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ایک بھی مسلمان ملک کا نام لیں جو اپنے علم اعلیٰ صلاحیت یا تیکنیکی مہارت میں برتری رکھتا ہو۔ ریاست پاکستان نے بھلے اپنے اس ہونہار ترین فرزند کو اس طریق پر

اپنانے سے انکار ہی کیوں نہ کیا ہو وہ دنیا کا پہلا مسلمان ہے جس نے سائنس کے میدان میں نوبل انعام جیتا ہے۔لیکن یہ اور بھی دُکھ کی بات ہے کہ یہ ان کو اتنی عزت بھی دینے کو تیار نہیں کہ وہ دنیا ے……کا پہلا نوبل انعام جیتنے والا ہے۔

انعامات سے مزین زندگی

☆ ہاپکنز (Hopkins) انعام (کیمبرج یونیورسٹی) طبیعات کے میدان میں (1957-58) میں انتہائی ممتاز کارگزاری

☆ ایڈمز (Adams) انعام (کیمبرج یونیورسٹی) 1958ء

☆ میکسویل (Maxwell) میڈل اور انعام کے پہلے حقدار (فزیکل سوسائٹی لندن) 1961ء

☆ ہیوز (Hughes) میڈل (رائل سوسائٹی لندن) 1964ء

☆ ایٹمز برائے امن میڈل اور انعام (ایٹمز برائے امن فاؤنڈیشن) 1968ء

☆ جے رابرٹ اوپن ہائمر (J.Robert Oppenheimer) میموریل میڈل اور انعام (یونیورسٹی آف میامی) 1971ء

☆ گتھری (Guthrie) میڈل اور انعام 1976ء

☆ ماتیوسی (Matteuci) میڈل (نیشنل اکیڈمی ڈی نسی روم) 1978ء

☆ جان ٹورنس ٹیٹ (J. Torrence) میڈل (امریکن انسٹیٹیوٹ آف فزکس) 1979ء

☆ نوبل انعام برائے طبیعات (نوبل فاؤنڈیشن) 1979ء

☆ آئن سٹائن میڈل (یونیسکو۔پیرس) 1979ء

☆ شری آر ڈی برلا (Shri. R.D. Birla) انعام (انڈیا فزکس ایسوسی ایشن) 1979ء

☆ جوزف سٹیفان (J.Stefan) میڈل (جوزف سٹیفان انسٹیٹیوٹ جبل جانہ۔یوگوسلاویہ) 1980ء

☆ سونے کا تمغہ فزکس میں اعلیٰ ترین خدمات کے لئے (چیکوسلوواک اکیڈیمی آف سائنسز پراگ) 1981ء

☆ لومونوسوو (Lomonsov) گولڈ میڈل (سوویت یونین اکیڈمی آف سائنسز) 1983ء

☆ کوپلی (Copley) میڈل، رائل سوسائٹی لنڈن 1990ء

☆☆☆

رپورٹ گیارھویں سپورٹس ریلی 2009ء

(از مکرم عبد الجلیل قریشی صاحب منتظم اعلیٰ سپورٹس ریلی)

مجلس انصار اللہ پاکستان کی گیارھویں سپورٹس ریلی 20 تا 22 فروری 2009ء ربوہ میں منعقد ہوئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سہ روزہ ریلی نہایت کامیاب رہی۔ گذشتہ سال سپورٹس ریلی میں **9 علاقہ جات** کے 643 انصار بھائیوں نے شرکت کی تھی۔ جبکہ امسال 9 علاقہ جات کے 697 انصار بھائیوں نے ریلی میں شمولیت کی توفیق پائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپورٹس ریلی 2009ء کے سلسلہ میں دعائیہ فیکس کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

"مجلس انصار اللہ پاکستان کے تحت سپورٹس ریلی کے انعقاد کے بارہ میں آپ کی فیکس موصول ہوئی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور اپنے فضل سے اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور سب ممبران کو نیکی کے ہر میدان میں کامیابیوں سے نوازے اور انہیں احمدیت کی حقیقی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق دے۔ آمین۔"

ریلی کی تیاریاں گذشتہ کئی ماہ سے جاری تھیں اور مختلف علاقہ جات اپنے طور پر مقابلے کروا کر بھی اس کی تیاریاں کر رہے تھے۔ تاہم انتظامیہ کی باقاعدہ ڈیوٹیز کا آغاز مورخہ 19 فروری بروز جمعرات سے ہوا۔ اسی روز رات ساڑھے آٹھ بجے مقابلہ جات کے لئے Draws ڈالے گئے اور مورخہ 20 فروری صبح 9:00 بجے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کی زیر صدارت افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ گذشتہ سالوں کی روایت کے مطابق امسال بھی ریلی کے باضابطہ افتتاح کا اعلان سال گذشتہ کے بہترین کھلاڑی مکرم شبیر احمد صاحب آف علاقہ سندھ نے کیا۔

افتتاح کے فوراً بعد مقابلہ جات شروع ہوگئے۔ امسال ریلی میں 12 مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، رسہ کشی، کلائی پکڑنا، والی بال، گولہ پھینکنا، تھالی پھینکنا، نیزہ پھینکنا، 100 گز دوڑ، سائیکل ریس، پیدل چلنا اور سیر کے بعد مشاہدات قلمبند کرنا شامل تھے۔

ان تین دنوں میں کل 470 میچز کروائے گئے جو محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور انصار کھلاڑیوں کے تعاون سے ممکن ہوئے۔ ہر سال جوانوں کے جوان انصار کے جوش وجذبہ اور اپنے اپنے کھیل میں مہارت کو دیکھ کر دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔ جملہ انصار بھائیوں نے میچز کے دوران انتظامیہ کے فیصلوں کو بشاشت سے قبول کرتے ہوئے بہترین

سپورٹس مین سپرٹ کا مظاہرہ کیا جس کیلئے ہم ان سب کے مشکور ہیں۔ مقابلہ جات کے دوران رونما ہونے والے مسائل کے بروقت حل کے لئے جیوری آف اپیل اور ٹیکنیکل کمیٹی بھی قائم کی گئی تھی جنہوں نے موقع پر بعض پیدا ہونے والے مسائل کے فوری حل پیش کئے۔

صدر محترم کی خصوصی ہدایت پر گزشتہ کچھ سالوں کی طرح امسال بھی رسہ کشی کا ایک خصوصی نمائشی میچ ناظمین علاقہ وضلع اور مرکزی عاملہ کے مابین منعقد کروایا گیا جو نہایت ہی دلچسپ رہا اور زبردست مقابلہ کے بعد پہلی مرتبہ مرکزی عاملہ کی ٹیم نے جیت لیا۔

سپورٹس ریلی کا ایک اور دلچسپ پروگرام کیمپ فائر کا ہے جسے رنگ بہار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ امسال اس پروگرام میں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی زبانی خلفائے سلسلہ سے متعلق اُن کی شیریں اور ایمان افروز یادیں انصار بھائیوں کو براہ راست سننے کا یادگار موقع میسر آیا۔ حاضرین جلسہ اس پُر کیف مجلس سے از حد لطف اندوز ہوئے۔

ریلی کے انتظامات کے لئے ایک انتظامیہ تشکیل دی گئی تھی جنہوں نے بڑی محنت اور خوش اسلوبی سے اپنے مفوضہ کام سرانجام دیئے۔ انتظامیہ درج ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

1۔ خاکسار عبدالجلیل صادق، منتظم اعلیٰ	2۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، ایڈیشنل منتظم اعلیٰ
3۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب، منتظم رابطہ	4۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب، منتظم رہائش
5۔ مکرم سید قاسم احمد شاہ صاحب، منتظم طعام	6۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب، منتظم اندرون
7۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب، منتظم مقابلہ جات	8۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، منتظم طبی امداد
9۔ مکرم محمد محمود طاہر صاحب، منتظم تربیت	10۔ مکرم محمد اسلم شاہ منگلا صاحب، منتظم سٹیج وتیاری ہال
11۔ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب، منتظم نظم وضبط	12۔ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب، منتظم رجسٹریشن واشاعت
13۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب، منتظم صفائی، آب رسانی واستقبال	14۔ مکرم منیر احمد بسمل صاحب، منتظم سمعی وبصری
15۔ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب۔ منتظم انعامات	

ٹیکنیکل کمیٹی: مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب، صدر

ممبرز: مکرم طارق حبیب صاحب، مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب اور مکرم پیر افتخار الدین صاحب

جیوری آف اپیل: مکرم راجہ منیر احمد صاحب، صدر

ممبرز: ناظم صاحب علاقہ لاہور، کراچی، فیصل آباد، ملتان اور منتظم مقابلہ جات

مورخہ 22 رفروری بروز اتوار سپورٹس ریلی کی افتتاحی تقریب ایوانِ محمود میں منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے سپورٹس ریلی کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے امتیاز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے انصار بھائیوں کو ذہنی اور جسمانی صحت کو برقرار اور بہتر رکھنے کے لئے ورزش کی طرف سارا سال خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی خصوصی طور پر متوجہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں نماز ظہر وعصر باجماعت ادا کی گئیں۔ جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

تفصیل انعامات

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف اوّل: اوّل: مکرم ملک طارق حبیب صاحب، علاقہ لاہور۔۔دوم: مکرم شیخ کریم الدین صاحب، علاقہ ملتان۔۔حوصلہ افزائی: مکرم محمد محمود اقبال صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف اوّل: اوّل: مکرم طارق حبیب ملک صاحب، مکرم مرزا محمد نصیر صاحب، علاقہ لاہور۔۔دوم: مکرم خواجہ محمد اسلام صاحب، مکرم مشہود احمد صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔۔حوصلہ افزائی: مکرم محمود احمد صاحب، علاقہ سرگودھا

مقابلہ بیڈمنٹن سنگل صف دوم: اوّل: مکرم رانا خالد محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔۔دوم: مکرم لیاقت علی صاحب، علاقہ سرگودھا۔۔حوصلہ افزائی: مکرم انیس منہاس صاحب، علاقہ ملتان

مقابلہ بیڈمنٹن ڈبل صف دوم: اوّل: مکرم خالد محمود صاحب، مکرم عبدالحلیم قریشی صاحب، علاقہ ربوہ۔۔دوم: مکرم محمود احمد صاحب، مکرم عبدالباسط صاحب علاقہ ربوہ۔۔حوصلہ افزائی: مکرم قمر اللہ شاہین صاحب، علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف اوّل: اول: مکرم طارق ندیم صاحب، علاقہ ربوہ۔۔دوم: مکرم الیاس احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔حوصلہ افزائی: مکرم افتخار احمد عارف صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف اوّل: اوّل: مکرم ماجد احمد صاحب، مکرم الیاس احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔دوم: مکرم طارق ندیم صاحب، مکرم افتخار احمد عارف صاحب، علاقہ ربوہ۔۔حوصلہ افزائی مکرم راجہ سعید احمد صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ ٹیبل ٹینس سنگل صف دوم: اوّل: مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب، علاقہ ربوہ۔۔دوم: مکرم مرزا محمود احمد صاحب، علاقہ لاہور حوصلہ افزائی: مکرم انور صابر صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ ٹیبل ٹینس ڈبل صف دوم: اوّل: مکرم مرزا محمود احمد صاحب، مکرم تحسین احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔دوم: مکرم ضیاء

اللہ مبشر صاحب، مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم خلیق احمد لکی صاحب، علاقہ راولپنڈی

مقابلہ کلائی پکڑنا صف اوّل: اوّل: مکرم مبارک احمد علوی صاحب، ربوہ۔۔ دوم: مکرم محمد حسین صاحب، ملتان۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم کیپٹن منور احمد صاحب، فیصل آباد

مقابلہ کلائی پکڑنا صف دوم: اوّل: مکرم غفار احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔ دوم: مکرم مبارک احمد ڈار صاحب، علاقہ لاہور۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ پیدل چلنا صف اوّل: اوّل: مکرم مبشر احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد۔۔ دوم: مکرم نور محمد خاں صاحب، علاقہ گوجرانوالہ حوصلہ افزائی: مکرم سلیم احمد خان صاحب، علاقہ لاہور۔۔ مکرم لیاقت علی زاہد صاحب، علاقہ فیصل آباد

مقابلہ پیدل چلنا صف دوم: اوّل: مکرم رانا محفوظ احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔ دوم: مکرم نثار احمد صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم نصیر احمد صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ دوڑ ۱۰۰ میٹر صف اوّل: اوّل: مکرم محمود احمد علوی صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ملک محمد رشید صاحب، علاقہ راولپنڈی حوصلہ افزائی: مکرم لیاقت علی صاحب، علاقہ فیصل آباد

مقابلہ دوڑ ۱۰۰ میٹر صف دوم: اوّل: مکرم شمیم احمد طاہر صاحب علاقہ سندھ دوم: مکرم نصیر احمد صاحب، علاقہ لاہور۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ سیر و مشاہدہ: اوّل: مکرم بشیر احمد صاحب نیر، علاقہ ملتان۔۔ دوم: مکرم مبارک احمد شاہد صاحب۔۔ علاقہ لاہور حوصلہ افزائی: مکرم محمود مجیب اصغر صاحب۔۔ علاقہ ربوہ

مقابلہ گولہ پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم شبیر احمد صاحب علاقہ سندھ۔۔ دوم: مکرم بابو بشیر احمد صاحب، علاقہ کراچی۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم خواجہ صفی الدین صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ گولہ پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ دوم: مکرم ناصر احمد بٹ صاحب، علاقہ گوجرانوالہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب، علاقہ ربوہ

مقابلہ تھالی پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم ملک نصیر احمد صاحب۔۔ علاقہ راولپنڈی دوم: مکرم شبیر احمد صاحب، علاقہ سندھ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم بابو بشیر احمد صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ تھالی پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم طاہر محمود صاحب، علاقہ ربوہ دوم: مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب، علاقہ ربوہ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم ملک اعجاز احمد صاحب، علاقہ فیصل آباد

مقابلہ نیزہ پھینکنا صف اوّل: اوّل: مکرم ملک نصیر احمد صاحب، علاقہ راولپنڈی۔۔ دوم: مکرم شبیر احمد صاحب، علاقہ سندھ

حوصلہ افزائی: مکرم بابو بشیر احمد صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ نیزہ پھینکنا صف دوم: اوّل: مکرم ناصر احمد بٹ صاحب علاقہ گوجرانوالہ ۔۔ دوم: مکرم داؤد احمد گوندل صاحب علاقہ سرگودھا ۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم سید علیم احمد شاہ صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ سائیکل ریس صف دوم: اوّل: مکرم وسیم احمد بھولا صاحب، علاقہ ربوہ ۔۔ دوم: مکرم نثار احمد صاحب، علاقہ ربوہ
حوصلہ افزائی: مکرم رانا محفوظ احمد صاحب، علاقہ لاہور

مقابلہ رسّہ کشی صف اوّل: اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ، مکرم محمد اختر صاحب، مکرم رانا مقبول احمد صاحب، مکرم رانا اللہ دتہ صاحب، مکرم رانا محمد صدیق صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم مبشر الدین صاحب، مکرم ظفر اللہ رشید صاحب، مکرم خواجہ صفی الدین صاحب، مکرم ظفر اقبال صاحب، مکرم قریشی انصاف صاحب، مکرم نذیر احمد صاحب ۔۔ دوم ٹیم: علاقہ لاہور۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد چیمہ صاحب (کیپٹن)، مکرم سلطان احمد ظفر صاحب، مکرم اقبال احمد طاہر صاحب، مکرم شیخ فیاض احمد صاحب، مکرم ریاض احمد بھٹی صاحب، مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم شفیق احمد صاحب، مکرم لطیف احمد صاحب، مکرم ماسٹر نصیر احمد صاحب، مکرم محمد اکرم صاحب۔۔ حوصلہ افزائی: مکرم محمد اشرف صاحب، علاقہ گوجرانوالہ

مقابلہ رسّہ کشی صف دوم: اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ مکرم محمد اشرف بابر صاحب (کیپٹن)، مکرم رانا محمد رشید انور صاحب، مکرم غلام سرور صاحب، مکرم رانا آفتاب احمد صاحب، مکرم رانا ارشاد احمد صاحب، مکرم رانا اقبال احمد صاحب، مکرم طارق جمیل صاحب، مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب، مکرم رانا فاروق احمد صاحب، مکرم قریشی اخلاق احمد صاحب، مکرم مبشر احمد چیمہ صاحب دوم ٹیم: علاقہ لاہور ۔۔ مکرم غفار احمد ڈار صاحب (کیپٹن)، مکرم منور احمد گل صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم رانا محمد افضل صاحب مکرم مصطفےٰ احمد باجوہ صاحب، مکرم سلامت خان صاحب، مکرم رانا ادریس احمد صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم ریاض احمد صاحب، مکرم منیر الدین صاحب، حوصلہ افزائی: مکرم منیر عالم صاحب، علاقہ کراچی

مقابلہ رسّہ کشی نمائشی مقابلہ مابین ناظمین و قائدین انصار اللہ پاکستان: اوّل ٹیم: مرکزی مجلس عاملہ: مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب، مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب، مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب، مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب، مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب، مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب، مکرم محمد محمود طاہر صاحب، مکرم عبدالسمیع خان صاحب، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب، مکرم قریشی عبدالجلیل صادق صاحب، مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب، مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب، مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب، مکرم حافظ مظفر احمد صاحب، مکرم منیر احمد بسمل صاحب، دوم ٹیم: ناظمین علاقہ و ضلع، مکرم شیخ محمد انور صاحب، ناظم ضلع لودھراں مکرم حمید اللہ باجوہ صاحب، ناظم ضلع بہاولپور ۔۔ مکرم رانا سلطان ظفر صاحب، ناظم ضلع ساہیوال ۔۔ مکرم محمد سجاد اکبر صاحب، ناظم ضلع فیصل آباد ۔۔ مکرم عنایت اللہ صاحب، ناظم ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، مکرم سعید احمد رفیق صاحب، ناظم ضلع ڈیرہ غازی خان ۔۔ مکرم عظمت شہزاد صاحب، ناظم علاقہ فیصل آباد، مکرم نصیر وڑائچ صاحب ۔۔ ناظم ضلع سرگودھا، مکرم طاہر اسماعیل صاحب، ناظم ضلع ملتان، مکرم مختار

احمد محسن صاحب، ناظم ضلع لیہ۔۔مکرم رانا منصور احمد صاحب، ناظم علاقہ گوجرانوالہ۔۔مکرم عبدالرزاق صاحب، ناظم ضلع میر پور خاص۔۔مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب، ناظم ضلع حافظ آباد۔۔مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب، ناظم ضلع لاہور۔۔مکرم احمد لطیف فیضی صاحب، ناظم ضلع راولپنڈی۔۔مکرم ملک طاہر احمد صاحب ناظم علاقہ لاہور

مقابلہ والی بال: اوّل ٹیم: علاقہ ربوہ مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم محمد اجمل صاحب، مکرم عبداللہ صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم محمد نواز بھٹی صاحب، مکرم فضل اللہ صاحب، مکرم فاتح الدین صاحب، مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب۔۔دوم ٹیم: علاقہ لاہور، مکرم انور احمد صاحب، مکرم شبیر احمد صاحب، مکرم عبدالمجید صاحب، مکرم محمد اشرف راحت صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم بشیر احمد صاحب، مکرم غلام سرور صاحب، مکرم محمد اشرف شاہد صاحب، مکرم خالد محمد بسراء صاحب، حوصلہ افزائی: مکرم وسیم احمد صاحب، علاقہ سرگودھا حوصلہ افزائی: مکرم مجیب احمد ناصر صاحب، علاقہ کراچی

معمر ترین کھلاڑی: مکرم چوہدری عنایت اللہ اٹھوال صاحب عمر 70 سال علاقہ فیصل آباد مقابلہ رسہ کشی میں حصہ لیا

بہترین کھلاڑی: مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب علاقہ سندھ گولہ پھینکنا۔اوّل، تھالی پھینکنا۔دوم، نیزہ پھینکنا۔دوم رسہ کشی۔ٹیم میں شامل

بہترین علاقہ: علاقہ ربوہ

نصاب سہ ماہی دوم (اپریل تا جون ۲۰۰۹ء)

1 - قرآن کریم پارہ نمبر 7 نصف آخر

2 - **انفاخ قدسیہ** (تقاریر حضرت مسیح موعودؑ جلسہ سالانہ 1897ء) نصف آخر صفحہ 81 تا 141

3 - **محبت الٰہی** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 1)

نصاب سہ ماہی سوم (جولائی تا ستمبر ۲۰۰۹ء)

1 - قرآن کریم پارہ نمبر 8 نصف اوّل

2 - **نور القرآن نمبر 1** (از حضرت مسیح موعودؑ، روحانی خزائن جلد 9)

3 - **آنحضرتؐ کی زندگی کے تمام اہم واقعات** (از حضرت مصلح موعود، انوار العلوم جلد 19)

(مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

☆☆☆

چکنائی کا استعمال کم کیجئے

(از: مکرم منیر احمد منیب صاحب استاد جامعہ احمدیہ)

چکنائی ہماری غذا کا ایک اہم جزو ہے جو جسم کے لئے توانائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اسی طرح توانائی کو جسم چکنائی کی صورت میں محفوظ بھی کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ہم زیادہ چکنائی والی غذا کھائیں تو ہمارا وزن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ چکنائی پانی میں حل نہیں ہوتی اور اسے چھوا جائے تو یہ چکنی محسوس ہوتی ہے۔ بعض چکنائیاں عام درجہ حرارت پر ٹھوس ہوتی ہیں۔ ان میں مکھن اور مارجرین وغیرہ شامل ہیں۔ جب کہ بعض مائع ہوتی ہیں جن میں سورج مکھی، مکئی اور زیتون وغیرہ کے تیل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بعض غذائیں ایسی ہیں جن میں بہت زیادہ چکنائی چھپی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر مونگ پھلی کے وزن کا نصف حصہ چکنائی پر مشتمل ہوتا ہے۔ چاکلیٹ کے وزن کا چالیس فیصد چکنائی ہوتا ہے انڈے کا بارہ فیصد حصہ چکنائی پر مشتمل ہوتا ہے۔ وہ غذائیں جن میں چکنائی بالکل نہیں ہوتی اُن میں کچے پھل، سبزیاں اور چینی شامل ہیں۔

چکنائی دراصل مختلف قسم کے Fatty acids سے بنتی ہے۔ ان میں سے بعض کا ہماری غذا میں ہونا بے حد ضروری ہے۔ لیکن باقی ایسے ہیں جو جسم دوسری غذاؤں سے بھی تیار کر سکتا ہے۔ مثلاً چینی اور نشاستہ وغیرہ سے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض ایسی غذاؤں کے استعمال سے بھی ہمارا وزن بڑھ سکتا ہے جن میں چکنائی نہیں ہوتی۔ چکنائی کا زیادہ استعمال بھی دل کے امراض اور کینسر کی ایک وجہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ عمومی طور پر وہ تیل جو پودوں سے حاصل ہوتے ہیں جانوروں سے حاصل ہونے والی چکنائیوں کی نسبت صحت کے لئے بہتر ہوتے ہیں مثلاً زیتون، مکئی اور سورج مکھی وغیرہ کا تیل مکھن اور مارجرین کی نسبت بہتر ہے۔ اوّل الذکر Unsaturated Fatty Acids اور موخر الذکر Saturated Fatty Acids سے بنے ہوتے ہیں۔

آج سے 40، 50 سال پہلے تک ہمارے ملک میں چکنائی کا استعمال بہت زیادہ ہوتا تھا خصوصاً دیہات میں دودھ اور مکھن وغیرہ خوب استعمال ہوتا تھا۔ جس کے ساتھ جسمانی مشقت کے مواقع بھی زیادہ تھے۔ طرز زندگی (Life Style) کی تبدیلی کے ساتھ غذاء میں تبدیلی بھی انتہائی ضروری تھی۔ جسمانی مشقت، مثلاً ہاتھ سے کام کرنا اور پیدل چلنا، مشینی دور کی آمد کے ساتھ، بہت حد تک مفقود ہو چکا ہے اسی نسبت سے ہمارے جسم میں توانائی کی

ضروریات بھی کم ہوگئی ہیں۔اس لئے چکنائی کے استعمال کو کم کرنے کی ضرورت ہے جو دراصل وزن کو کم کرنے کا ایک موثر طریق بھی ہے۔چکنائی کا زیادہ استعمال آج کل دل کے امراض کی ایک اہم وجہ بن چکا ہے۔

تاہم اس کے یہ معنی بھی نہیں کہ چکنائی کو بالکل ترک کر دیا جائے۔یہ ہماری غذا کا ایک اہم حصہ ہے۔چکنائی جسمانی حرارت کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔اس طرح یہ جسم کو سردی سے بچاتی ہے۔چکنائی کے ذخائر بعض اعضاء مثلاً آنکھوں اور گردوں وغیرہ کو صدمات سے بچاتے ہیں۔بہت سی غذاؤں کی لذت کا احساس چکنائی کی بدولت ہوتا ہے۔چکنائی والی غذائیں معدے میں سیری کا احساس پیدا کرتی ہیں کیونکہ دیگر غذاؤں کی نسبت چکنائی دار غذائیں معدہ میں زیادہ دیر رکی رہتی ہیں۔اسی لئے بعض ایسے علاقوں کے لوگ جن کی غذا میں چکنائی کا عنصر بہت کم ہوتا ہے۔رمضان المبارک میں نسبتاً زیادہ چکنائی والی غذائیں استعمال کرتے ہیں۔وٹامن اے، ڈی، ای اور کے، پانی میں حل نہیں ہوتے لہذا انہیں جذب کرنے کے لئے چکنائی کی ضرورت ہوتی ہے۔سوال یہ ہے کہ پھر چکنائی کی کتنی مقدار ضروری اور مفید ہے اور کس حد سے زیادہ چکنائی نقصان دہ ہے۔اس سوال کا جواب مختلف افراد کے لئے مختلف ہوگا۔اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کا طرز زندگی کیسا ہے۔اور دن بھر میں آپ کس قدر جسمانی مشقت کا کام کرتے ہیں۔تاہم اس سلسلے میں ایک رہنما اصول یہ ہوسکتا ہے کہ غذا کے دیگر بڑے اجزاء یعنی پروٹین (لحمیات)، کاربوہائیڈریٹس (نشاستہ+شکر) کی نسبت چکنائی کی سب سے کم مقدار میں ضرورت ہوتی ہے۔

غذا اور غذائیت کے متعلق آج کا انسان بہت علم حاصل کر چکا ہے۔تاہم اس سارے علم کا مرکزی نکتہ قرآن کریم آج سے سینکڑوں سال پہلے بیان فرما چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ کھانے پینے میں اسراف نہ کیا جائے۔غذا میں توازن یعنی متوازن غذا کا سنہری اور قرآنی اصول ہی غذا اور غذائیت کے وسیع علم کا خلاصہ ہے۔

مقابلہ مقالہ نویسی 09-2008ء

☆ مابین مجلس انصاراللہ پاکستان بعنوان "ہستی باری تعالیٰ"

☆ مابین خدام الاحمدیہ پاکستان بعنوان "وقف زندگی"

☆ مابین مجلس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ پاکستان بعنوان "پانچ بنیادی اخلاق"

☆ مابین مجلس لجنہ اماء اللہ پاکستان بعنوان "حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ"

نوٹ: تمام مقالہ جات جمع کرانے کی **آخری تاریخ 31/اگست 2009ء** ہے۔مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

(مرسلہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

بزم انصار

شہدائے احمدیت کی نذر

(مکرم شاہد منصور صاحب کراچی)

روشنی کے لئے آ گئے قافلے
دل کا سورج جلا کر چلو دوستو

پھول کھلتے رہے رات ڈھلتی رہی
رقص ہوتا رہا مے برستی رہی

چاند کی اک کرن ہر سمن زار پر
بارِ شبنم اٹھائے بھٹکتی رہی

تابش ماہ کا پیرہن جل اٹھا
دل میں کچھ آگ ایسی سلگتی رہی

تیرگی کھا چکی ہر خلا کا محل
نبض گیتی کہ پھر بھی دھڑکتی رہی

دامنِ دار میں کوئی دیوانہ تھا
سر بکف سرخ رو ایک پروانہ تھا

بستۂ سنگ احرام نفرت سہی
حصر جاں میں مگر کوئی ایسا نہ تھا

دست قاتل کو رنگین جس نے کیا
وہ تو خون مسیحا کا نذرانہ تھا

روشنی کے لئے دل سلگتے رہے
جس نے دامن بچایا وہ فرزانہ تھا

آتش شام غم شادیٔ صبح نو
ایک فانوس دِل جس کی تابندہ لَو

جامۂ نو بدل کر نکل آئی ہے
ورنہ شعلہ وہی ہے وہی اس کی ضَو

روشنی تیرگی، تیرگی روشنی
زندگی کی طرح اسکے بھی رخ ہیں سَو

محرم صبح فردا کو دو تم صدا
وہ بدل دے گا یارو زمانے کی رَو

روشنی کے لئے آ گئے قافلے
دل کو سورج بنا کر چلو دوستو

خلاصہ کارگزاری عشرہ دعوت الی اللہ 16 تا 25 جنوری 2009ء

(از مکرم قائد صاحب اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان)

امسال شعبہ اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر انتظام مورخہ 16 تا 25 جنوری 2009ء دوسرا عشرہ دعوت الی اللہ منعقد کیا گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے 36 اضلاع کی 261 مجالس کی طرف سے عشرہ منانے کی رپورٹس موصول ہوئیں۔ امسال نظامت علاقہ اور ضلع سے خصوصی مساعی کر کے علیحدہ رپورٹ ارسال کرنے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ چنانچہ 3 نظامت علاقہ اور 24 نظامت اضلاع کی طرف سے عشرہ کی تفصیلی رپورٹس موصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

علاقہ فیصل آباد: علاقائی عاملہ کے 9 اراکین نے عشرہ کے سلسلہ میں مجالس کے دورے کئے۔

ضلع فیصل آباد: ضلع کی 6 زعامت علیاء اور 41 دیگر مجالس نے عشرہ منایا۔ 414 داعیان نے 1472 افراد سے رابطے کئے۔ 18 انصار نے ہفتہ دو ہفتہ وقف خصوصی میں شمولیت کی۔ مجلس فضل عمر نے 11، مجلس دارالحمد نے 4 اور مجلس 72 رب باہمنی والا نے 2 پھل حاصل کئے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: 70 داعیان نے 155 افراد سے رابطے کئے۔ 9 انصار نے ہفتہ دو ہفتہ وقف خصوصی میں شمولیت کی۔

ضلع جھنگ: 29 داعیان نے 140 افراد نے رابطے کے لئے 23 انصار نے تحریک وقف خصوصی میں شمولیت اختیار کی اور سیرت کے 7 پروگراموں میں 79 مہمان شامل ہوئے۔

علاقہ لاہور: علاقہ کے 5 اضلاع میں عشرہ منایا گیا۔ اس سلسلہ میں 3 اضلاع کے دورے کئے گئے۔

ضلع لاہور: 26 زعامت علیاء اور 6 دیگر مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ ضلعی سطح پر داعیان کی کلاس منعقد کی گئی جس میں 217 انصار شریک ہوئے 127 داعیان نے اسی وقت وقف خصوصی کے وعدہ فارم پُر کئے۔

عشرہ کے دوران مجلس ڈیفنس نے 8، مجلس مغلپورہ نے 2، مجلس رچنا ٹاؤن نے ایک اور مجلس واپڈا ٹاؤن نے ایک پھل حاصل کیا۔ 820 افراد کو MTA کے پروگرام دکھائے گئے۔

ضلع ننکانہ: ضلعی عاملہ کے 8 ممبران نے عشرہ کے سلسلہ میں 10 دورے کئے۔ 24 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 96 داعیان نے 196 افراد سے رابطے کئے۔

ضلع شیخوپورہ: 7 مجالس نے عشرہ منا کر رپورٹ مرکز ارسال کی۔ 70 داعیان نے 138 افراد سے رابطے کئے اور مجلس دھاروالی نے ایک پھل حاصل کیا۔

ضلع قصور: ضلعی عاملہ کے 12 ممبران نے 20 دورے کئے۔ 12 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 89 داعیان نے 488 افراد سے رابطے کئے۔

ضلع ساہیوال: 11 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ ضلعی انتظام کے تحت سیرت کے 5 جلسے منعقد ہوئے جن میں 92 مہمانوں نے شمولیت کی۔

ضلع کراچی: ضلعی عاملہ کے 12 ممبران نے 23 مجالس کے دورے کئے 13 زعامت علیاء میں عشرہ منایا گیا۔ ضلعی پروگرام میں 11 مجالس کے 21 مہمان شریک ہوئے۔ 272 داعیان نے 566 افراد سے رابطے کئے۔ مجلس ڈرگ کالونی نے 2، مجلس گلشن اقبال غربی نے 2 اور مجلس بحریہ سوسائٹی نے ایک پھل حاصل کیا۔

ضلع سیالکوٹ: اراکین ضلعی عاملہ نے 82 مجالس کے دورے کئے۔ 82 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ سیالکوٹ شہر نے 3 پھل حاصل کئے۔ مجلس گھٹیالیاں خورد نے 2 اور مجلس سیالکوٹ چھاؤنی نے ایک پھل حاصل کیا۔ چونڈہ نے ایک پھل حاصل کیا۔

ربوہ: 320 داعیان نے 1008 افراد سے رابطے کئے۔ 54 مذاکروں میں 366 مہمان شریک ہوئے۔ سہ روزہ کلاس داعیان میں 53 انصار نے شمولیت کی۔ عشرہ کے دوران 2 پھل حاصل ہوئے۔

ضلع اسلام آباد: ضلعی عاملہ کے 4 ممبران نے عشرہ کے سلسلہ میں 7 دورے کئے۔ 105 انصار نے 325 افراد سے رابطے کئے اور ایک پھل حاصل ہوا۔

علاقہ سکھر: علاقائی عاملہ کے 12 ممبران نے عشرہ کے سلسلہ میں دورے کئے اور 5 اضلاع میں عشرہ منایا گیا۔

ضلع سکھر: 5 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔

ضلع خیر پور: 6 مجالس میں عشرہ منایا گیا اور 42 افراد کو MTA کے پروگرام دکھائے گئے۔

ضلع نوشہرو فیروز: 8 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔

ضلع نواب شاہ: ضلعی عاملہ کے 3 ممبران نے عشرہ کے سلسلہ میں دورے کئے۔ 44 داعیان نے 165 افراد سے رابطے کئے۔

ضلع لاڑکانہ: 6 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 49 داعیان نے 197 افراد سے رابطے کئے۔

ضلع میر پور خاص: ضلعی عاملہ کے 10 ممبران نے عشرہ کے سلسلہ میں 5 دورے کئے۔ 12 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 72 داعیان نے 290 افراد سے رابطہ کیا۔ مجلس میر پور خاص نے 2 پھل حاصل کئے۔

ضلع حیدر آباد: 34 داعیان نے 83 افراد سے رابطہ کیا۔

ضلع عمر کوٹ: 17 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 13 مجالس نے رپورٹس ارسال کیں۔ 111 داعیان 283 افراد سے رابطے کئے۔

ضلع سانگھڑ: 27 داعیان نے 103 افراد سے رابطے کئے۔ سیرت کے 3 پروگراموں میں 10 مہمان شامل ہوئے۔

ضلع مٹھی: انفرادی مجالس مذاکروں میں 30 مہمان شامل ہوئے۔

ضلع بہاولنگر: 125 داعیان نے 286 افراد سے رابطہ کیا۔

ضلع راولپنڈی: 38 داعیان نے 231 افراد سے رابطے کئے۔ MTA کے پروگرام 31 مہمانوں کو دکھائے۔

ضلع پشاور: عشرہ میں 24 داعیان شامل ہوئے اور سیرت کے پروگرام میں 2 مہمان شامل ہوئے۔

ضلع ملتان: 6 داعیان نے 17 افراد سے رابطہ کیا۔ ضلع میں 120 انصار نے وقف یوم اور 11 انصار نے وقف خصوصی میں حصہ لیا۔

ضلع خوشاب: ضلعی عاملہ کے ممبران نے 24 مجالس کا دورہ کیا۔ 13 مذاکرے ہوئے جن میں 17 مہمان شامل ہوئے۔

ضلع مظفر گڑھ: 7 مجالس میں عشرہ منایا گیا اور 7 مجالس نے رپورٹس بھجوائیں۔ 32 داعیان نے 172 افراد سے رابطہ کیا۔ 93 افراد کو ایم ٹی اے کے پروگرام دکھائے گئے۔

ضلع وہاڑی: 3 مجالس میں عشرہ منایا گیا۔ 7 داعیان نے 46 افراد سے رابطہ کیا۔

ضلع نارووال: 84 داعیان نے 240 افراد سے رابطہ کیا۔ 100 افراد کو MTA کے پروگرام دکھائے۔

ضلع چکوال: 40 داعیان نے 40 افراد سے رابطے کئے۔ 4 انصار نے وقف خصوصی میں حصہ لیا۔

ضلع ڈیرہ غازی خان: 44 داعیان نے 89 افراد سے رابطے کئے۔ سیرت کے 3 پروگراموں میں 30 مہمان شامل ہوئے۔

ضلع بھکر: 12 داعیان نے 91 انصار سے رابطے کئے۔ 3 مذاکروں میں 23 مہمان شامل ہوئے۔

اخبار مجالس

(مرتبہ: مکرم مسعود احمد سلیم صاحب)

☆ **سائیکل سفر اور وقارِ عمل مجلس انصار اللہ ضلع فیصل آباد:** مورخہ 15 جنوری 2009ء بروز اتوار زعامت علیا ء فیصل آباد شہر، دارالذکر، دارالفضل، فضل عمر، دارالحمد، دارالنور، کریم نگر سے 28 انصار بذریعہ سائیکل دعائیں کرتے ہوئے اوسطاً 6 سے 15 کلومیٹر کا سفر کر کے باغِ جناح پہنچے۔ ان میں صف اوّل اور دوم ہر صف سے تعلق رکھنے والے انصار شامل ہوئے۔ اسی روز باغ جناح فیصل آباد میں انصار اللہ ضلع کا وقار عمل منعقد ہوا۔ صبح سات بجے انصار باغ جناح میں اکٹھے ہوئے محترم ناظم صاحب ضلع ملک محمد سجاد اکبر صاحب نے دعا کروائی اور احتیاطی تدابیر سے آگاہ کیا۔ سوا سات بجے وقار عمل شروع ہوا اور ایک گھنٹے بعد یعنی سوا آٹھ بجے وقار عمل مکمل ہوا۔ اس دوران پارک کے مختلف گراؤنڈز کی صفائی کی گئی اور کچرا جمع کر کے شاپنگ بیگ میں جمع کیا گیا۔ اس موقع پر لوگ حیرانگی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے اور بار بار پوچھتے تھے کہ آپ کس تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ وقار عمل کے بعد سیر، دوڑ، کلائی پکڑنا کے مقابلے ہوئے جن میں کل 42 انصار نے حصہ لیا۔ پروگرام کے اختتام پر زعامت علیا دارالذکر کی طرف سے تمام انصار بھائیوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں 6 زعامت علیاء اور 7 دیہاتی مجالس شریک ہوئیں۔ 13 مجالس کے 103 انصار 2 خدام اور دو اطفال شریک ہوئے۔

☆ **جلسہ سالانہ 2009ء ضلع سرگودھا:** مورخہ یکم فروری 2009ء بروز پیر ضلع سرگودھا کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس کے لئے مکرم امیر صاحب ضلع کی زیر نگرانی انتظامیہ بنائی گئی تھی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ اس موقع پر مکرم راجہ منیر احمد صاحب نائب صدر صف دوم مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر اوّل و ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے خطابات سے نوازا۔ اس جلسہ میں مکرم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان اور مکرم وقار احمد خان صاحب امیر ضلع سرگودھا بھی شامل تھے۔ ضلع بھر کی 59 جماعتوں میں سے 57 جماعتوں نے شرکت کی۔

حاضری انصار 590، خدام 636، اطفال 493، میزان 1719

☆ **میڈیکل کیمپس نظامت ضلع فیصل آباد:** مکرم ملک محمد سجاد اکبر صاحب ناظم انصار اللہ ضلع فیصل آباد تحریر فرماتے ہیں کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظامت ضلع فیصل آباد کو ماہ فروری میں 4 مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ہومیو ڈاکٹر مکرم مظفر احمد صاحب نے 523 مریضوں کا معائنہ کر کے دوا تجویز کی۔

☆ **سیمینار "ہستی باری تعالیٰ"، مجلس انصار اللہ ضلع لاہور:** محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ ضلع لاہور کو مورخہ 15 فروری 2009ء کو سیمینار برائے مقالہ نویسی بعنوان "ہستی باری تعالیٰ" منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ پروگرام صبح 10 بجے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر و قائد تعلیم کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ عہد دہرانے کے بعد مکرم منیر مسعود صاحب ناظم ضلع لاہور نے پروگرام کی اغراض بیان کیں۔

اس پروگرام کے پہلے مقرر مکرم منیر اے شیخ صاحب تھے جنہوں نے "ہستی باری تعالیٰ" کے دلائل عقلی، نقلی، روحانی اور سائنسی لحاظ سے" کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ لاہور نے "صفاتِ باری تعالیٰ" سے خدا کی ہستی کا ثبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سیمینار کے تیسرے مقرر مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور تھے جنہوں نے "عقیدہ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی حقیقت" پر تقریر کی۔ اس سیمینار کے آخری مقرر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب تھے۔ آپ نے مقابلہ مضمون نویسی کی غرض و غایت اور اس کے انصار پر خوش کن اثرات کا تذکرہ فرمایا۔ پروگرام کے آخر میں سیمینار سے متعلق سوال و جواب بھی ہوئے۔ پروگرام کا اختتام مکرم قریشی محمود احمد صاحب نائب امیر جماعت لاہور نے دعا سے کیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ حاضری انصار 167 رہی۔ جس میں 4 انصار بیرون از لاہور (شیخوپورہ اور قصور) بھی شامل ہوئے۔

کھانے کے بعد مجلس عاملہ ضلع لاہور اور زعماء اعلیٰ شہر لاہور کی تفصیلی میٹنگ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ جس کا اختتام 4 بج کر 10 منٹ پر ہوا۔

☆ **ریفریشر کورس عہدیداران مجلس انصار اللہ ضلع لاہور:** مجلس شوریٰ انصار اللہ پاکستان کی منظور شدہ سفارش کہ ایسی مجالس انصار اللہ جہاں انصار کی تعداد 20 یا اس سے زائد ہے۔ سال میں کم از کم ایک بار ریفریشر کورس منعقد کیا جائے، کے تحت مجالس ہائے انصار اللہ ضلع لاہور کو چھ بلاکس میں تقسیم کر کے ان میں شامل دیہاتی مجالس کے لئے پانچ مختلف مقامات پر ریفریشر کورس کا انعقاد مورخہ 25 جنوری 2009ء بروز اتوار کیا گیا۔

ریفریشر کورس کا آغاز پانچوں بلاکس میں ایک ساتھ صبح ساڑھے دس بجے ہوا۔ طاہر و مسرور بلاک کے ریفریشر کورس کا افتتاح دارالذکر میں محترم طاہر احمد ملک صاحب ناظم علاقہ نے کیا جو بعد ازاں محمود بلاک کے ریفریشر کورس کے لئے گرک ہاؤس تشریف لے گئے اور ہدایات دیں۔ نور بلاک کے ریفریشر کورس کا افتتاح کیا اور بعد ازاں سمن آباد بیت الحمد میں ناصر بلاک کے ریفریشر کورسز میں شرکت کی۔

☆☆☆

حسن کارکردگی و اسناد خوشنودی

(از قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

سال 2008ء / 1387 ہش میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے امتیاز حاصل کرنے والی مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کی فہرست حضورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں بھجوائی گئی تھی۔ حضوراقدس نے مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان کی رائے کومنظورفرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بے حد بابرکت فرمائے۔

حسن کارکردگی بین المجالس انصاراللہ پاکستان 2008ء

علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

(1) **مجلس انصاراللہ ڈیفنس لاہور — اوّل اور علم انعامی کی حقدار**

(2)	مجلس انصاراللہ ربوہ	دوم
(3)	مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور	سوم
(4)	مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد	چہارم
(5)	مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی	پنجم
(6)	مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور	ششم
(7)	مجلس انصاراللہ محمود آباد کراچی	ہفتم
(8)	مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور	ہشتم
(9)	مجلس انصاراللہ بھاٹی گیٹ لاہور	نہم
(10)	مجلس انصاراللہ بیت النور لاہور	دہم

حسنِ کارکردگی بین الاضلاع مجلس انصاراللہ پاکستان 2008ء

مندرجہ ذیل اضلاع اسنادخوشنودی کے حقدار قرار پائے۔

(1)	**نظامت ضلع لاہور**	**اوّل اور سندِ خوشنودی کے حقدار**	**ناظم ضلع مکرم چوہدری منیر مسعود صاحب**
(2)	**نظامت ضلع کراچی**	**دوم اور سندِ خوشنودی کے حقدار**	**ناظم ضلع مکرم چوہدری منیر احمد صاحب**
(3)	**نظامت ضلع سیالکوٹ**	**سوم اور سندِ خوشنودی کے حقدار**	**ناظم ضلع مکرم عبدالحمید گوندل صاحب**

(4) نظامت ضلع سانگھڑ (5) نظامت ضلع میرپور خاص (6) نظامت ضلع ساہیوال

(7) نظامت ضلع بہاولنگر (8) نظامت ضلع لاڑکانہ

حسن کارکردگی بین العلاقہ مجلس انصاراللہ پاکستان 2008ء

مندرجہ ذیل علاقہ جات اسنادخوشنودی کے حقدار قرار پائے۔

(1)	**نظامت علاقہ لاہور**	**اوّل**	**ناظم علاقہ مکرم طاہر احمد ملک صاحب**
(2)	**نظامت علاقہ گوجرانوالہ**	**دوم**	**ناظم علاقہ مکرم منصور احمد رانا صاحب**
(3)	**نظامت علاقہ کراچی**	**سوم**	**ناظم علاقہ مکرم قریشی محمود احمد صاحب**

اللہ تعالیٰ ان مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔